عمران سیریز
فائٹ پلس
مظہر کلیم ایم اے

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ——— مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ——— محمد ارسلان قریشی
تزئین ——— محمد علی قریشی
طابع ——— شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs
75/-

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "فائٹ پلس" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قارئین اکثر اپنے خطوط اور ای میلز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی جسمانی فائٹس کے نہ ہونے کی شکایت کرتے رہتے ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ جسمانی فائٹس سے بچ کر مشن مکمل کر لیں کیونکہ وہ عملی طور پر اس سطح پر پہنچ چکے ہیں کہ اب وہ جسمانی فائٹس کو بچگانہ پن سمجھنے لگ گئے ہیں لیکن اس ناول میں انہیں مسلسل ایسی جسمانی فائٹس کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے کہ یہ فائٹس شاید طویل عرصے تک ان کو یاد رہے گی۔

عمران کی سپر ایجنٹ اور ناقابل شکست فائٹر سے ہونے والی طویل اور خوفناک فائٹ۔ خاور اور سپر یہودی ایجنٹ گرے کے درمیان ہونے والی خوفناک جسمانی فائٹ۔ صدیقی اور چار لڑکیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک فائٹ اور اسی طرح اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر اور مسلسل خوفناک جسمانی فائٹس پر مجبور ہونا پڑا اور یہ فائٹس عام انداز کی بھی فائٹس نہ تھیں بلکہ ان میں سے ہر فائٹ اپنی اپنی جگہ موت اور زندگی کے درمیان فائٹ تھی۔

مجھے یقین ہے کہ جسمانی فائٹس نہ ہونے کا شکوہ کرنے والے قارئین کی تمام تشنگی اس ناول کو پڑھنے کے بعد دور ہو جائے گی۔ اس ناول میں بھی کئی خوفناک یہودی تنظیمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آتی رہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف قدم قدم پر موت کے ایسے جال بچھائے گئے جن سے صحیح سلامت نکل جانا تقریباً ناممکن تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنی ہمت، جدوجہد اور عزم و حوصلے سے موت کے ہر جال کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول قارئین کو اپنے منفرد انداز کی وجہ سے بے حد پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے بذریعہ خطوط یا ای میل ضرور مطلع کیجئے گا تاکہ آپ کے خطوط اور ای میل کی رہنمائی میں آپ کے لئے بہتر سے بہتر لکھا جا سکے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address

mazharkaleem.ma@gmail.com

خاور اپنے فلیٹ کے کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ ہسپتال میں عمران سے ملنے کے بعد وہ ڈاکٹر صدیقی سے ملا اور انہیں ڈسچارج کرنے کے لئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اسے چند مخصوص ہدایات دینے کے بعد ڈسچارج کر دیا اور خاور ٹیکسی لے کر واپس اپنے فلیٹ پر آ گیا۔ لیکن فلیٹ پہنچ کر اس کی بے چینی مزید بڑھ گئی۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے یہ تمام حالات پیدا ہوئے ہیں۔ اسے اب اندازہ ہو گیا تھا کہ فرخندہ نے اس کی ملاقات جس ڈاکٹر اسٹیک سے کرائی تھی اسی ڈاکٹر اسٹیک نے اس کے ذہن میں گڑبڑ کی تھی اور شاید دانش منزل کے بارے میں تفصیلات اسی نے خاور کے ذہن سے ہی حاصل کی تھیں جس کی وجہ سے دانش منزل سے فائل اڑائی گئی اور اس وجہ سے وہ اپنے آپ کو مجرم محسوس کر رہا تھا۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ وہ

صدیقی سے معلوم کرے کہ اس نے ہسپتال سے جانے کے بعد کیا کیا ہے۔ کیا وہ فائل واپس حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا تو خاور سمجھ گیا کہ صدیقی کا فلیٹ بند ہے۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ اس بار دوسری گھنٹی پر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ میں احسن بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے فورسٹارز کے ہیڈکوارٹر کے ملازم احسن کی آواز سنائی دی۔

"احسن۔ میں خاور بول رہا ہوں۔ صدیقی صاحب تو نہیں آئے یہاں"..... خاور نے کہا۔

"وہ آئے تھے اور انہوں نے چوہان اور نعمانی صاحب کو بھی یہاں کال کر لیا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ تینوں کار میں بیٹھ کر گئے ہیں"..... احسن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ شکریہ"..... خاور نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مجھے خود ہی کچھ کرنا ہو گا"..... خاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے کمر لگا دی۔ وہ تصور ہی تصور میں فرخندہ کے ساتھ اپنے آپ کو

ایک کار میں بیٹھے دیکھ رہا تھا۔ اسے صرف یہ یاد تھا کہ فرخندہ اس کے فلیٹ پر آئی تھی اور فرخندہ نے اسے بتایا کہ اس نے اس آدمی کو دیکھا ہے جس سے اس نے وہ مشین پسٹل حاصل کیا تھا اور جس کے ذریعے اس نے خاور پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ سن کر خاور فوراً ہی اس کے ساتھ اس آدمی کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گیا اور پھر وہ دونوں فرخندہ کی کار میں بیٹھ کر ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی پہنچے۔ وہاں ایک بوڑھا آدمی موجود تھا۔ اس کے بعد اسے صرف اتنا یاد تھا کہ اس بوڑھے کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے جیسے فکس سا ہو کر رہ گیا تھا۔ مزید اسے کچھ یاد نہ تھا کہ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کے بعد جب اس کے ذہن نے کام شروع کیا تو وہ ہسپتال میں موجود تھا اور ڈاکٹر صدیقی اس کے سامنے کھڑے تھے اور پھر ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتایا کہ کس طرح اسے ایک ویران جگہ پر بے ہوش پڑے پایا گیا اور کس طرح وہ یہاں پہنچا تھا اور آج دو روز بعد اسے ہوش آیا ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ فرخندہ کو فون کر کے اس سے معلومات حاصل کرے کہ وہ اسے کس بوڑھے آدمی کے پاس لے گئی تھی اور اس کے ساتھ وہاں کیا ہوا تھا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ ہسپتال میں اس نے فرخندہ سے پوچھا تھا تو فرخندہ نے اسے بتایا کہ اس بوڑھے کا نام ڈاکٹر اسٹیک ہے اور خاور نے خود اس سے ملنے پر اصرار کیا تھا اور فرخندہ اسے ڈاکٹر اسٹیک کے پاس چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی جبکہ خاور کو ہرگز یہ یاد نہ

تھا کہ وہ ڈاکٹر اسنیک سے ملنے گیا تھا یا اس نے اس سے ملاقات پر اصرار کیا تھا۔ اس کی یادداشت میں صرف اتنا موجود تھا کہ فرخندہ نے اسے مشین پسٹل کے بارے میں بتایا تھا اور وہ اس کے ساتھ اس آدمی سے ملنے گیا تھا جس نے اسے یہ مشین پسٹل دیا تھا اور وہاں اس کی ملاقات ایک بوڑھے سے ہوئی تھی۔ خاور کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ارباب بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ارباب کی آواز سنائی دی۔

"خاور بول رہا ہوں ارباب صاحب۔ فرخندہ موجود ہے یہاں"۔۔۔۔۔ خاور نے پوچھا۔

"وہ تو اپنے فلیٹ پر گئی ہوئی ہے۔ کبھی کبھار ہی آتی ہے ہمارے ہاں"۔۔۔۔۔ ارباب نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر بتا دیں۔ میں نے اس سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔۔ خاور نے کہا تو ارباب نے نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"۔۔۔۔۔ خاور نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ارباب کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور خاور فوراً پہچان گیا کہ بولنے والی فرخندہ ہے۔

"خاور بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"اوہ تم۔ تم نے مجھے فون کیا ہے۔ ویری گڈ۔ چلو چکر میں جونک تو گئی"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے فرخندہ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"فرخندہ تم جس کالونی میں مجھے لے گئی تھیں اس بوڑھے سے ملوانے وہ کون سی کالونی ہے اور کوٹھی کا نمبر کیا ہے"۔۔۔۔۔ خاور نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"روز کالونی۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک لیکن وہ کوٹھی تو اب خالی ہو چکی ہے۔ میں ہسپتال سے سیدھی وہاں گئی تھی لیکن وہاں گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا اور کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ بھی موجود تھا"۔ فرخندہ نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی ایسی کالونی ہے جہاں انتہائی گھنے ببول کے درختوں کی ایک قطار ہے"۔۔۔۔۔ ایک خیال کے تحت خاور نے چونک کر پوچھا۔

"ببول کے درخت۔ یہ ببول کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ فرخندہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انہیں کیکر کے درخت بھی کہتے ہیں۔ اس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔ نوکیلے کانٹے"۔۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"سوری خاور۔ میں نے تو ایسے درخت دیکھے ہی نہیں۔ نجانے تم کن درختوں کے بارے میں کہہ رہے ہو۔ کانٹے دار صحرائی پودے تو ہوتے ہیں جنہیں کیکٹس کہا جاتا ہے اور آج کل تو کیکٹس

کے پودے ہر کوٹھی میں موجود ہوتے ہیں کیونکہ یہ دیکھنے میں بے حد خوبصورت ہوتے ہیں لیکن کیکٹس کے درخت تو نہیں ہوتے''۔ فرخندہ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو خاور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''او کے شکریہ''...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں ایک دھندلا سا خیال تھا کہ وہ کسی ایسی جگہ لے جایا گیا تھا جہاں ببول کے درختوں کی پوری قطار تھی۔ یہ درخت طویل عرصہ پہلے تو ہر جگہ نظر آتا تھا لیکن اب یہ درخت بڑے بڑے شہروں میں تو قصہ پارینہ بن چکا تھا اور ظاہر ہے پاکیشیا کا دارالحکومت ایک جدید بلکہ جدید ترین شہر بن چکا ہے اس لئے اس کے ذہن میں ایسی کوئی جگہ نہ آ رہی تھی جہاں ببول کے درخت ہو سکتے ہوں۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا لیکن باوجود سوچنے کے جب اسے کوئی ایسا مقام یاد نہ آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر اس نے فریج سے جوس کا ایک ٹن نکالا اور اسے کھول کر منہ سے لگا لیا۔ ابھی اس نے جوس ختم ہی کیا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ خاور بول رہا ہوں''...... خاور نے کہا۔

''فرخندہ بول رہی ہوں خاور۔ میں نے معلوم کر لیا کہ وہ درخت کیا نام بتایا تھا تم نے ببول۔ ہاں۔ ببول۔ وہ کہاں موجود ہیں''...... فرخندہ کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو خاور چونک پڑا۔

''کہاں ہیں یہ درخت''...... خاور نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

''میں تمہارے فلیٹ پر آ رہی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''یہ بھی ببول کے کانٹے سے کم ثابت نہیں ہو رہی۔ خواہ مخواہ گلے پڑ رہی ہے۔ نانسنس''...... خاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ دروازے پر فرخندہ ہی ہو گی اس لئے اس نے پوچھے بغیر دروازہ کھول دیا۔ باہر واقعی فرخندہ موجود تھی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات واضح طور پر نمایاں تھے۔

''آؤ''...... خاور نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو فرخندہ اندر داخل ہو گئی۔ خاور نے اس کے عقب میں دروازہ بند کیا اور پھر وہ اسے ساتھ لئے سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے فریج سے جوس کا ایک ٹن نکال کر اس کے سامنے رکھا اور خود دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

''شکریہ۔ فرخندہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹن اٹھا کر اس میں موجود مشروب کو منہ سے لگا لیا۔

''تم نے خواہ مخواہ یہاں آنے کی زحمت کی۔ فون پر ہی بتا دیتیں''...... خاور نے کہا تو فرخندہ چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہیں میرے آنے پر خوشی نہیں ہوئی''۔

فرخندہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ خاور کو اس کی آمد پر خوشی نہیں ہوئی۔

"میں خوشی ناخوشی کی بات نہیں کر رہا۔ صرف مقام ہی بتانا تھا اور وہ فون پر بھی بتایا جا سکتا تھا"۔۔۔ خاور نے کہا تو فرخندہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر موجود مسرت کے تاثرات غائب ہو گئے تھے۔

"سوری خاور۔ میں دراصل ضرورت سے زیادہ خوش فہم ٹائپ کی لڑکی ہوں اور خواہ مخواہ خیالوں میں محل بنا لیتی ہوں لیکن تم نے واقعی مجھے آئینہ دکھا دیا ہے۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم میرے آنے پر مسرت سے میرے سامنے بچھ جاؤ گے۔ میرا شکریہ ادا کرتے کرتے تمہاری زبان تھک جائے گی لیکن تم نے تو ایک فقرہ کہہ کر میری خوش فہمی کے غبارے سے ہوا ہی نکال دی ہے"۔۔۔ فرخندہ نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال تھا کہ تم میچور ہو چکی ہو گی لیکن تمہارا ذہن تو ابھی بچوں جیسا ہے۔ بہرحال بتاؤ کہ وہ ببول کے درخت کہاں موجود ہیں"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتی ہوں کہ تم اگر وہاں جاؤ تو مجھے ساتھ لے کر جاؤ"۔۔۔ فرخندہ نے کہا۔

"یہ ضروری تو نہیں کہ میں وہاں جاؤں"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"چلو یہ وعدہ کر لو کہ جب وہاں جاؤ گے تو مجھے ساتھ لے جاؤ

گے"۔۔۔ فرخندہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ کہ میں تمہیں بتا کر جاؤں گا"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"یہ درخت شہر کے مضافات میں واقع سب سے پرانی کالونی میں اب بھی موجود ہیں اور اس کالونی کا نام مہر آباد ہے"۔ فرخندہ نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"۔۔۔ خاور نے چونک کر پوچھا کیونکہ شعوری طور پر وہ آج تک اس جگہ نہیں گیا تھا۔ البتہ مہر آباد کا نام اس نے ضرور سنا ہوا تھا۔

"تمہارے فون کے بعد میں نے ارباب بھائی کو فون کیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ بتا دیا"۔۔۔ فرخندہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"تو اب تم وہاں کب جاؤ گے"۔۔۔ فرخندہ نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا۔ ضروری تو نہیں کہ میں وہاں جاؤں"۔۔۔ خاور نے پہلو بچاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے وعدہ کیا ہے کہ جب تم وہاں جاؤ گے مجھے ساتھ لے جاؤ گے"۔۔۔ فرخندہ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کروں گا کہ تمہیں بتا کر

وہاں جاؤں گا"...... خاور نے کہا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت"...... فرخندہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو خاور بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر جب وہ دروازے سے باہر چلی گئی تو خاور نے اس انداز میں طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے کوئی بھاری بوجھ اتر گیا ہو۔ دروازہ بند کر کے وہ واپس سٹنگ روم میں آیا اور اس نے وہاں موجود الماری کھول کر اس کے سب سے نچلے خانے میں موجود ایک دراز کو کھول کر اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس نے میز پر بچھا دیا۔ یہ دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ تھا۔ خاور مہر آباد کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اسے اب یقین ہو گیا تھا کہ اسے مہر آباد لے جایا گیا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں ببول کے درختوں کا ایک دھندلا سا خاکہ موجود تھا۔ ببول کے درخت ان دنوں شہر میں کہیں نظر نہ آتے تھے اس لئے شاید یہ ببول کے درختوں کی طویل قطار دیکھ کر خاور کے ذہن میں حیرت کے تاثرات ابھرے تھے جو نقش ہو کر رہ گئے۔ باقی سب کچھ اندھیرے میں کھو چکا تھا لیکن ببول کے درختوں کا دھندلا خاکہ ابھی تک اس کے ذہن پر نقش تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ جن لوگوں نے اس کے ساتھ کوئی کارروائی کی ہے وہ بہرحال مہر آباد میں رہتے تھے اور اب وہ خود ان کا کھوج لگانا چاہتا تھا۔ نقشہ دیکھ کر اس نے نہ صرف مہر آباد کو چیک کیا بلکہ اس کے راستوں کو بھی اچھی طرح چیک کر لیا۔ نقشے کے مطابق مہر آباد خاصی وسیع کالونی

تھی اور اب اس کے لئے مسئلہ یہ تھا کہ اسے یہ کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ مہر آباد میں اسے کس کوٹھی میں لے جایا گیا تھا۔

خاور نے ایک بار پھر کرسی کی عقبی سیٹ سے پشت لگائی اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یہ اس کا ذاتی تجربہ تھا کہ جب ذہن کو آزاد چھوڑ دیا جائے تو ذہن خود بخود اس مسئلے کا حل نکال لیتا تھا جو درپیش ہوتا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ آنکھیں بند کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی اس کے ذہن کے پردے ایک سرخ رنگ کے بڑے سے جہازی سائز کے پھاٹک کی تصویر ابھری جو آہستہ آہستہ کھل رہا تھا۔ اس پھاٹک کے اوپر والے حصوں پر پرندوں کے ماڈل سے بنے ہوئے تھے جب پھاٹک بند ہوتا تھا تو یوں لگتا تھا جیسے کئی قسم کے پرندے پھاٹک کے اوپر آ کر بیٹھ گئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور پھر نقشہ بند کر کے اس نے الماری میں رکھا اور الماری سے ہی اس نے ایک مشین پسٹل نکال کر جیب میں ڈالا اور الماری بند کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ جب وہ مہر آباد ان ببول کے درختوں کو دوبارہ دیکھے گا تو یقیناً اسے سب کچھ یاد آ جائے گا اس لئے اس نے فوری طور پر وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے مہر آباد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

چونکہ مہر آباد ایک مضافاتی علاقہ تھا اس لئے شہر کو کراس کرنے

اور اس مضافاتی علاقے تک پہنچنے میں اسے ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا اور پھر جب وہ مہر آباد میں داخل ہو کر ادھر ادھر کار گھمانے لگا تو سب سے آخری لائن میں اسے ببول کے درختوں کی طویل قطار نظر آ گئی۔ وہ اس قطار کے نیچے سے سڑک پر کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے سرخ رنگ کا جہازی سائز پھاٹک دیکھ لیا تھا۔ پھاٹک بند تھا اور اس کے اوپر والے کنارے پر بنے ہوئے پرندے واقعی یوں دکھائی دے رہے تھے جیسے پھاٹک پر آ کر بیٹھ گئے ہوں۔ یہ ایک پرانی طرز کی خاصی بڑی اور وسیع حویلی نما کوٹھی تھی۔ خاور اسے غور سے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ حویلی کی چاردیواری کسی قلعے کی طرح خاصی اونچی بھی تھی اور اس پر خاردار تاروں کا باقاعدہ جال بھی تھا جہاں پر تقریباً ہر دس فٹ کے بعد ایک بلب بھی موجود تھا اور ان بلبوں کو دیکھ کر خاور فوراً سمجھ گیا کہ ان خاردار تاروں میں باقاعدہ الیکٹرک کرنٹ بھی موجود ہو گا۔

گو دن کے وقت بلب آف تھے لیکن ان بلبوں کی موجودگی بتا رہی تھی کہ ان تاروں میں الیکٹرک وائر بھی شامل ہو گی۔ خاور نے کار کافی آگے لے جا کر پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ پیدل چلتا ہوا اس حویلی نما کوٹھی کے عقب میں آ گیا۔ یہاں بھی دیواریں اتنی ہی اونچی تھیں اور ان پر خاردار تاریں اور الیکٹرک تار بھی موجود تھی۔ ایک لحاظ سے اس کوٹھی کے اندر جانے کا سوائے

پھاٹک کے اور کوئی راستہ نہ تھا اور ظاہر ہے وہ پھاٹک پر چڑھ کر اندر نہ کود سکتا تھا اور اگر وہ کال بیل بجا کر باقاعدہ پھاٹک کھلواتا تو پھر اس کا اندر جانا ہی بے کار تھا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا کہ اتنی بڑی حویلی نما کوٹھی کا گٹر بھی خاصا چوڑا ہو گا اور گٹر لائن کے ذریعے آسانی سے اس حویلی میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ اس نے اب گٹر لائن چیک کرنا شروع کر دی اور پھر کوٹھی کے عقبی طرف کوٹھی سے کچھ فاصلے پر اسے گٹر کا دہانہ نظر آ گیا۔ خاور نے آگے بڑھ کر ڈھکن ہٹایا اور اندر جھانک کر اس نے گٹر لائن کو چیک کیا اور پھر وہ واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ نجانے کوٹھی میں کتنے افراد ہوں اس لئے اسے کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے بنے ہوئے باکس میں سے گیس پسٹل اٹھا لینا چاہئے۔ اس کا خیال تھا کہ گیس پسٹل سے اسے کافی آسانی ہو جائے گی۔

چنانچہ کار کے قریب پہنچ کر اس نے فرنٹ سیٹ کو اٹھایا اور نیچے موجود باکس میں سے گیس پسٹل اٹھا کر اس نے سیٹ کو دوبارہ ایڈجسٹ کیا اور پھر ہٹ کر کار کا دروازہ بند کرنے لگا تو اچانک اس کے سر کے عقبی طرف کسی نے زوردار ضرب لگائی اور خاور منہ کے بل دوبارہ سیٹ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی وہ جھٹکے سے اٹھا لیکن ساتھ ہی ایک اور زوردار ضرب لگی اور خاور کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو اور اس کا ذہن یکلخت

اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں بجلی کی چمک سی ابھری اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار ادھر ادھر دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو ایک خاصے بڑے کمرے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا۔ اس کا جسم رسی کی مدد سے کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کی کرسی کے سامنے دو خالی کرسیاں موجود تھیں جبکہ اس کمرے میں دروازے کے قریب مشین گنوں سے مسلح دو غیر ملکی کھڑے تھے۔ دونوں ہی گریٹ لینڈ نژاد تھے۔ اسے ہوش میں آتا دیکھ کر ایک غیر ملکی جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ دوسرا وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا جبکہ خاور بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کن لوگوں کے درمیان پہنچ گیا ہے اور پھر جیسے ہی دروازہ کھلا تو دو گریٹ لینڈ نژاد آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے وہ آدمی تھا جو خاور کو ہوش میں آتے دیکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ یہ دونوں خاور کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”تمہارا نام خاور ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے“..... ایک آدمی انتہائی سخت اور سرد لہجے میں خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرا نام واقعی خاور ہے لیکن میرا تعلق فورسٹارز سے ہے“۔ خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں تک پہنچے کیسے۔ تمہیں اس کوٹھی کے بارے میں کس نے بتایا ہے“..... اس آدمی نے کہا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم نے مجھے اس انداز میں کیوں باندھ کر بٹھایا ہے“..... خاور نے کہا۔

”اگر میں تمہیں اپنا تعارف کرا دوں تو تم خوف کی وجہ سے سچ نہیں بولو گے“..... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم الٹی بات کر رہے ہو۔ کہا تو یہی جاتا ہے کہ خوف کی وجہ سے خود بخود منہ سے سچ نکل جاتا ہے لیکن تم بے فکر رہو اگر تم سچ بولو گے تو میں بھی سچ بولوں گا“..... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ میرا نام گرے ہے اور یہ میرا نائب مارک ہے۔ تمہارے ذہن سے ڈاکٹر اسٹیگ نے سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس معلوم کیا اور پھر ہم نے اس عمارت پر ریڈ کر کے اپنی مطلوبہ فائل وہاں سے حاصل کر لی۔ اس کے بعد ہم نے وہ فائل کارسانہ کلب کے جنرل منیجر کے حوالے کر دی لیکن پھر ہمیں معلوم ہوا کہ کارسانہ کلب کے جنرل منیجر کو ہلاک کر کے فائل واپس حاصل کر لی گئی ہے۔ ہمیں کچھ مشینری کی آمد کا انتظار ہے۔ جیسے ہی وہ مشینری ہمارے پاس پہنچے گی تو ہم نہ صرف اس عمارت پر دوبارہ ریڈ کر کے نہ صرف

فائل حاصل کر لیں گے بلکہ اس بار اس پوری عمارت کو بھی مکمل طور تباہ کر دیں گے"...... گرے نے کہا۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"اب چونکہ تم نے زندہ یہاں سے واپس نہیں جانا اس لئے تمہیں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہمارا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم کراس ڈگنز سے ہے"...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا تو خاور نے گرے کی یہ بات سنتے ہی اپنی انگلیوں کی حرکت تیز کر دی۔ وہ مسلسل انگلیوں کی مدد سے رسی کی گانٹھ تلاش کرنے میں مصروف تھا لیکن ابھی تک اسے کامیابی نہ ہوئی تھی۔

"تو پھر یہ بھی بتا دو کہ اس فائل میں ایسی کیا بات ہے کہ تم اس کے حصول کے لئے اتنی محنت کر رہے ہو"...... خاور نے بات کو طول دے کر مزید وقت حاصل کرنے کے لئے کہا۔

"کراس ڈگنز یہودیوں کی خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور اس تنظیم کے تحت ایک خفیہ لیبارٹری میں ایک ایسا آلہ تیار ہو رہا ہے جس کی مدد سے یہودی پوری دنیا پر آسانی سے قبضہ کر لیں گے اور اس آلہ کا پہلا استعمال پاکیشیا کے خلاف ہی ہو گا کیونکہ پاکیشیا یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے۔ اس آلے پر کام رک گیا ہے۔ کوئی سائنسی الجھن سامنے آ گئی ہے جس پر اس الجھن کو دور کرنے کے لئے جب معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ تمہارے ملک کے ایک سائنس دان نے شوگرانی سائنس دانوں کے ساتھ مل کر ایسے

ہی آلے پر کام کیا تھا اور وہ سائنسی الجھن بھی دور کر لی گئی تھی۔ جو یہودی سائنس دانوں کو درپیش ہے لیکن وہ پاکیشیائی سائنس دان طبعی موت مر گیا اور تب سے اس فارمولے کی فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹرز میں موجود ہے جس کا کوڈ نام ای جے ہے اور ہم نے اب ہر صورت میں وہ فائل حاصل کر کے اس لیبارٹری میں پہنچانی ہے تاکہ یہودی سائنس دان اس اہم ایجاد کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کر سکیں"...... گرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کیوں اسے یہ ساری تفصیل بتا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ زندہ بچ جائے اور ہمارے لئے مسائل پیدا ہو جائیں"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے مارک نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"احمق مت ہو مارک۔ اب یہ کیسے یہاں سے بچ کر جا سکتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تربیت یافتہ ایجنٹوں سے اگر سچی باتیں کی جائیں تو وہ بھی جواب میں سچ بول دیتے ہیں"...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس لیبارٹری کا تم ذکر کر رہے ہو یہ کہاں ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ سپر چیف کو معلوم ہو گا اور اب بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے۔ کس نے تمہیں یہاں کا ایڈریس بتایا ہے"...... گرے نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ سچ بتا دوں گا لیکن ابھی میرے چند سوال

باقی ہیں۔ ان کا جواب دے دو پھر جو چاہے کرتے رہنا۔ کم از کم مرنے سے پہلے میں ذہنی طور پر مطمئن تو ہو جاؤں گا"..... خاور نے کہا۔ اس کی پشت پر موجود ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل سانپوں کے پھنوں کی طرح حرکت کر رہی تھیں لیکن اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو رہی تھی اس لئے اب اس نے بازوؤں کو آہستہ آہستہ اوپر نیچے حرکت دینا شروع کر دی تھی تاکہ اس طرح گانٹھ تک اس کی انگلیاں پہنچ سکیں۔ اسے معلوم تھا کہ اس کمرے میں مخالفوں کی تعداد چار ہے اور باہر نجانے اور کتنے افراد موجود ہوں گے اور یہ سب انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے اور ان کے پاس یقیناً اسلحہ بھی ہو گا جبکہ اسے یقین تھا کہ تلاشی کے دوران اس کی جیبوں سے مشین پسٹل اور گیس پسٹل دونوں نکال لئے گئے ہوں گے لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ انتہائی مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا کیونکہ ان کی ٹریننگ ہی اس انداز میں کی گئی تھی کہ وہ نازک سے نازک حالات میں بھی پریشان نہ ہوتے تھے۔ ان کا یقین کامل تھا کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتے تھے کہ بظاہر سامنے موت کھڑی نظر آنے کے باوجود ضروری نہیں کہ وہ موت کا شکار ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنا ان کی فطرت کا حصہ بن چکی تھی اس لئے خاور انتہائی اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"جو سوالات ہیں ایک ہی بار کر لو"..... گریے نے گہری سانس

لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے خاور کے اس طرح اطمینان بھرے انداز میں بات کرنے پر دل ہی دل میں بے حد حیرت ہو رہی ہے۔

"تمہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں کس نے بتایا تھا اور تم کیسے اندر آ گئے اور وہاں تمہاری کس سے ملاقات ہوئی"..... خاور نے کہا۔

"ہمیں سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں علم تم سے ہوا تھا"..... گریے نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ کرب کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"مجھ سے یہ کیسے ممکن ہے"..... خاور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو گریے ہنس پڑا۔

"تمہاری حیرت اپنی جگہ بجا ہے کیونکہ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تمہارے ساتھ کیا ہو چکا ہے۔ چلو۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں تاکہ مرنے سے پہلے تمہارے ذہن کو مکمل اطمینان ہو جائے۔ فرخندہ گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی ساواں کے ذریعے اس مشن میں شامل کی گئی اور تمہارے ذہن سے سب کچھ معلوم کرنے کے لئے گریٹ لینڈ کے معروف ڈاکٹر اسٹیک کو یہاں بھجوایا گیا۔ فرخندہ تمہیں ساتھ لے کر ڈاکٹر اسٹیک کے پاس پہنچی اور پھر اسے واپس بھجوا دیا گیا اور ڈاکٹر اسٹیک نے تمہارے لاشعور کو کنٹرول میں لے کر جو

معلومات تمہیں حاصل تھیں خود حاصل کر لیں اور تمہیں اس کا علم تک نہ ہو سکا۔ چونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس الرٹ ہو اس لئے تمہیں زندہ واپس بھجوا دیا گیا اور تم ہسپتال پہنچ گئے۔ تم سے اس عمارت جس کا نام دانش منزل تھا، کا محل وقوع معلوم کر لیا گیا تھا۔ لہٰذا ہم نے انتہائی جدید ترین مشینری کی مدد سے وہاں کے حفاظتی انتظامات کو زیرو کیا اور وہاں سے مطلوبہ فائل حاصل کر لی۔ ریڈ کے وقت وہ عمارت دانش منزل مکمل طور پر خالی تھی۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ فائل حاصل کر کے گریٹ لینڈ بھجوانے کے لئے کارساز کلب پہنچا دی گئی لیکن کارساز کلب کے جنرل مینجر اور اس کی پرسنل سیکرٹری لوسیا کو ہلاک کر کے فائل وہاں سے حاصل کر لی گئی اور یقیناً یہ فائل واپس دانش منزل پہنچا دی گئی ہو گی"..... گریے نے لطف لے لے کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور خاور کے ذہن میں یہ سن کر دھماکے سے ہونے لگے کہ دانش منزل کا ایڈریس اس سے معلوم کیا گیا تھا اور اس کو اس بات کا سرے سے علم تک نہ تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب ہر صورت میں ان سب کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے اور عین اسی لمحے قدرت نے بھی اس کی مدد کی اور گانٹھ کی مخصوص رسی اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ رسی اس کے جسم کے گرد بھی بندھی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ گانٹھ کھلنے سے صرف رسی ڈھیلی ہو گی۔ اسے کھولنے اور اس کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لئے کافی وقت چاہئے تھا

جو بظاہر اس کے پاس نہ تھا لیکن بہرحال اس نے کوشش تو کرنی ہی تھی۔ اب اس کا نتیجہ جو بھی نکلتا اس کی خاور کو پرواہ نہ تھی۔

"اب تم بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے"..... گریے نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

"میرے ذہن میں ببول کے درختوں کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ یہ ایسے درخت ہیں جو پرانے دور میں تو عام پائے جاتے تھے لیکن اب اس جدید دور میں یہ خال خال ہی نظر آتے ہیں اور خاص طور پر کسی رہائشی کالونی میں ان کی موجودگی انتہائی حیرت انگیز ہے اس لئے یہ میرے ذہن میں رہ گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک سرخ رنگ کا بڑا سا پھاٹک بھی میرے ذہن میں موجود تھا۔ ان درختوں کے بارے میں، میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ ان درختوں کی قطار مضافاتی کالونی مہر آباد میں موجود ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ یہاں واقعی ببول کے درخت بھی موجود تھے اور پھر مجھے حویلی نما کوٹھی کا بڑا سا سرخ پھاٹک بھی نظر آ گیا۔ میں کار روک کر نیچے اترا اور پھر میں نے اس کا عقبی طرف سے جائزہ لیا۔ تم لوگوں نے شاید یہاں نگرانی کرنے کے آلات نصب کئے ہوئے تھے اس لئے تم نے مجھے چیک کر کے بے ہوش کر دیا اور میں اب اس حالت میں موجود ہوں"..... خاور نے سب کچھ سچ سچ بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیں کیوں چیک کرنا چاہتے تھے۔ کیا تمہیں تمہارے چیف

نے حکم دیا تھا"..... گرے نے کہا۔

"نہیں۔ میں اپنے طور پر ان لوگوں کو ٹریس کرنا چاہتا تھا جنہوں نے مجھے ہسپتال پہنچایا تھا۔ مجھے تو اس فائل کی دانش منزل سے چوری اور پھر اس کی واپسی کا علم تک نہیں تھا۔ میں تو یہ سب کچھ پہلی بات تم سے سن رہا ہوں"..... خاور نے کہا۔

"تو کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کرتے"۔ گرے نے پوچھا۔

"کرتا ہوں لیکن اس وقت جب چیف ہمیں حکم دیتا ہے ورنہ ہم فورسٹارز کے لئے کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی سرکاری تنظیم ہے لیکن اس کا دائرہ کار مقامی مجرموں تک ہی محدود ہے"..... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے اور اب وہ باتیں کرتے ہوئے وہ بازوؤں کو غیر محسوس طور پر اس انداز میں حرکت دے رہا تھا کہ رسیاں ڈھیلی پڑتی جا رہی تھیں لیکن ظاہر ہے وہ زیادہ کھل کر یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔

"اوکے۔ اب بہت باتیں ہو گئی ہیں اس لئے اب تمہیں مرنا ہو گا کیونکہ تمہارے علاوہ اور کسی کو یہاں کا علم نہیں ہے"..... گرے نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے گولی مارنے سے پہلے ایک اور کام کر سکتے ہو۔ صرف ایک بوتل پانی پلوا دو"..... خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس سے کیا فرق پڑے گا۔ تم نے تو بہرحال مر ہی جانا ہے"..... گرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم مسلمان ہیں۔ ہم تو بکری کو ذبح کرنے سے پہلے اسے بھی پانی پلاتے ہیں اور تمہیں اس میں کیا رسک نظر آ رہا ہے"..... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے"..... گرے نے کہا اور پھر اس نے گردن گھما کر عقب میں موجود افراد میں سے ایک کو اشارے سے قریب بلایا۔

"یس باس"..... اس آدمی نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ساتھ والے کمرے کی الماری سے پانی کی بوتل لے آؤ اور اسے پانی پلا دو"..... گرے نے کہا۔

"یس باس"..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"شکریہ مسٹر گرے۔ ایک آخری بات بھی بتا دو کہ تمہارے ساتھ کتنے آدمی یہاں موجود ہیں"..... خاور نے کہا۔

"میرے علاوہ پانچ آدمی"..... گرے نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی کمرے میں داخل ہوا جسے گرے نے پانی لینے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی جبکہ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا خاور کے پاس پہنچا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل خاور کے منہ

سے لگا دی لیکن خاور نے منہ کو اس انداز میں جھٹکا دیا کہ بوتل کا رخ خودبخود پیچھے ہو گیا اور اس آدمی کی توجہ ایک لمحے کے لئے خاور سے ہٹی تو خاور یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے وہ آدمی ناک پر خاور کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔ چونکہ پیچھے دیکھنے کی وجہ سے اس کے سر کا رخ پیچھے کی طرف ہو گیا تھا اس لئے خاور کے سر کی زوردار ٹکر اس کی ناک پر پڑی تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... گرے نے یکلخت چونک کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ خاور نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں بازو رسیوں سے نکالے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا خاور نے کرسی سمیت اٹھتے ہوئے اسے بجلی کی سی تیزی سے پکڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اڑتا ہوا اپنے عقب میں موجود گرے اور مارک سے جا ٹکرایا اور پھر وہ تینوں ہی الٹ کر نیچے گرے تو دروازے کے قریب کھڑا آدمی دوڑتا ہوا گرے کی طرف بڑھا۔ وہ شاید ان کی مدد کرنا چاہتا تھا اور خاور نے یہ سارا کھیل صرف وقت لینے کی خاطر کھیلا تھا۔ اس کے بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت کر رہے تھے اور چند لمحوں بعد ہی وہ رسیوں اور کرسی سے آزادی حاصل کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت دائیں طرف چھلانگ لگا دی اور صرف ایک لمحے کے فرق سے گرے کے مشین پسٹل کی گولیاں عین اس جگہ پڑیں جہاں ایک لمحہ پہلے خاور موجود تھا۔

خاور کے چھلانگ لگاتے ہی گرے جو اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا

تھا، نے اپنے مشین پسٹل کا رخ بدلا لیکن خاور تو بجلی بنا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ گرے کے صرف ہاتھ گھمانے پر ہی وہ گولیوں کا شکار ہو جائے گا اس لئے دائیں طرف چھلانگ لگاتے ہی اس کے دونوں پیر جیسے ہی فرش پر لگے اس کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے دوبارہ اپنی جگہ آ گیا۔ اس طرح گرے کی طرف سے چلائی گئی گولیاں اس بار بھی ایک لمحے کے وقفے کی وجہ سے خاور کو چھو نہ سکیں لیکن اس سے پہلے کہ گرے دوبارہ ہاتھ سیدھا کرتا خاور کے بازو گھومے اور گرے کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل نیچے جا گرا۔ خاور نے وہ کرسی جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے گرے پر اچھال دی تھی اور یہ کرسی کی ضرب ہی تھی جس نے گرے کو پہلو کے بل گرنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اسی لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی خاور چیختا ہوا گھوم کر نیچے فرش پر جا گرا۔ یہ فائرنگ اس آدمی کی طرف سے کی گئی تھی جو دروازے کے قریب کھڑا تھا اور خاور چونکہ گرے کی طرف متوجہ تھا اس لئے وہ اسے چیک نہ کر سکا تھا۔ خاور کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں بیک وقت کئی آتشی سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں اور پھر فوراً ہی اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ البتہ تاریک پڑتے ہوئے اس کے ذہن میں آخری آوازیں مسلسل فائرنگ اور انسانی چیخوں کی پڑی تھیں۔ شاید چیخیں اس کے منہ سے نکل رہی تھیں اور پھر جیسے ہر چیز تاریکی کا حصہ بن کر ختم ہو گئی۔

فرخندہ اپنے فلیٹ پر پہنچی تو اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ خاور لازماً مہر آباد جائے گا لیکن پھر اسے خیال آ جاتا کہ خاور نے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ جائے گا تو اسے بتا کر جائے گا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ چیک کرے اگر تو خاور فلیٹ پر موجود ہے تو ٹھیک ہے پھر وہ واقعی فوری طور پر وہاں جانے کا ارادہ نہیں رکھتا اور پھر وہ لازماً اسے بتا کر ہی جائے گا لیکن اگر وہ فلیٹ پر نہیں ہے تو پھر وہ لامحالہ وہیں مہر آباد میں ہی ہو گا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو فرخندہ کے ذہن میں جیسے بگولے سے ناچ اٹھے۔

"خاور نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ اسے اس کے لئے بھگتنا ہو

گا"...... فرخندہ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں اس کے لئے پریشان ہو رہی ہوں"...... اچانک اس نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ اس کے ذہن میں ایک خیال برق کے کوندے کی طرح لپکا۔ اسے یاد آ گیا کہ ڈاکٹر اسٹیک نے اسے ایک بار مہر آباد کی ایک حویلی نما کوٹھی کے پھاٹک کی خوبصورت بناوٹ کے بارے میں بات کی تھی۔ ڈاکٹر اسٹیک نے کہا تھا کہ وہ یہاں مہر آباد کی ایک کوٹھی جس کا پھاٹک سرخ رنگ کا ہے، کی بناوٹ سے بے حد متاثر ہوا ہے۔ اس پر ایسا ڈیزائن بنایا گیا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ جیسے پھاٹک پر مختلف رنگوں اور قسموں کے بہت سے پرندے بیٹھے ہوں اور یہ منظر دیکھنے میں انتہائی خوبصورت لگتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی فرخندہ چونک پڑی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ پرندوں والے سرخ پھاٹک والی کوٹھی ساکوس کے آدمیوں کی رہائش گاہ ہو گی اس لئے ڈاکٹر اسٹیک کو وہاں ٹھہرایا گیا ہو گا اور خاور بھی اس لئے اس کے بارے میں پوچھ رہا ہو گا اور اس کے ساتھ ہی اسے خیال آیا کہ خاور لازماً اسی کوٹھی میں گیا ہو گا اور وہ چونکہ ایک بار ڈاکٹر اسٹیک کے ساتھ وہاں جا چکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہاں اندر داخل ہونا بھی ناممکن ہے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں اس لئے خاور کو لامحالہ پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ یہ خیال آتے ہی فرخندہ نے بجلی کی سی تیزی سے ایک الماری کے سب

سے نچلے خانے سے مشین پسٹل اٹھایا اور اس کا میگزین چیک کر کے اس نے مشین پسٹل کو اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے مہر آباد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"خاور کو وہاں نہیں جانا چاہئے تھا۔ ایسا نہ ہو کہ اسے کوئی نقصان پہنچ جائے"..... فرخندہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود ہی اپنی اس کیفیت پر ہنس پڑی۔

"یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ خاور کیوں میرے حواس پر چھا گیا ہے"..... فرخندہ نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ طویل عرصہ گریٹ لینڈ میں گزار چکی تھی۔ سینکڑوں نہیں تو درجنوں مردوں سے اس کے تعلقات رہے تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مشرقی لڑکی ہونے کی وجہ سے بہرحال یہ تعلقات ایک حد تک ہی رہے تھے لیکن جو کیفیت اس کی خاور کے ساتھ ہے ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اور اس بات پر اسے بار بار حیرت ہوئی تھی کیونکہ یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ خاور کی نظروں میں اس کے لئے پسندیدگی کی کوئی رمق تک نہ تھی۔ اس کے باوجود اس کا دل نجانے خاور کے خیال سے ہی تیز دھڑکنے لگ جاتا تھا۔ یہی باتیں سوچتی ہوئی وہ مہر آباد پہنچ گئی اور پھر وہ جیسے ہی ایک سڑک سے گھوم کر اس حصے میں پہنچی جہاں خاور کے بتائے ہوئے ببول کے درخت موجود تھے تو ایک پارکنگ میں کھڑی خاور کی کار اسے نظر آ گئی۔ اس نے اپنی کار اس

کے قریب لے جا کر روکی اور پھر وہ تیزی سے نیچے اتر آئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ خاور کی کار کا ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے خاور کی کار کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"ضرور کوئی ایمرجنسی ہوئی ہے ورنہ خاور اس قدر لاپرواہ نہیں ہو سکتا کہ کار کا دروازہ ہی نہ بند کرے"..... فرخندہ نے ادھر ادھر دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ گھوم کر اس حویلی نما کوٹھی کی طرف دیکھنے لگی جس کا مخصوص ساخت کا پھاٹک یہاں سے بخوبی نظر آ رہا تھا۔

"مجھے اندر جانا ہو گا۔ خاور یقیناً خطرے میں ہے۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ خطرے میں ہے اور وہ یقیناً خطرے میں ہے کیونکہ میرا دل کہہ رہا ہے"..... فرخندہ نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس حویلی نما کوٹھی کے عقبی سمت کی طرف بڑھ گئی۔ عقبی طرف پہنچ کر اس کی نظریں ایک طرف موجود گٹر کے دہانے پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ گٹر کے دہانے کا ڈھکن اپنی جگہ سے ہٹ کر ایک طرف ساتھ ہی پڑا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو خاور اس گٹر لائن سے اندر داخل ہوا ہے۔ ویری گڈ۔ یہ تو بہت ذہین آدمی ہے۔ ویری گڈ"..... فرخندہ نے اس انداز میں کہا جیسے خاور کی عقل مندی پر اسے ذاتی طور پر بے حد مسرت ہوئی ہو۔ وہ آگے بڑھی اور اس نے ڈھکن کو گھسیٹ کر

مزید ایک طرف کیا اور پھر نیچے جھانکنے لگی۔ گٹر کی دیوار کے ساتھ لوہے کی سیڑھی موجود تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اسی راستے سے اندر جائے گی۔ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ گٹر میں اتر گئی اور پھر وہ گٹر کی دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی۔ گٹر میں زہریلی گیس کا اتنا دباؤ نہ تھا جتنا بند گٹر میں ہونا چاہئے اور فرخندہ اس کی وجہ سمجھتی تھی کہ گٹر کے دہانے کا ڈھکن چونکہ کافی دیر سے ہٹا ہوا تھا اس لئے گٹر میں زہریلی گیس کا اتنا دباؤ نہ تھا۔ وہ آگے بڑھتی ہوئی ایک اور دہانے پر پہنچ گئی لیکن اس کا ڈھکن بند تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ اگر خاور ادھر سے گزرا تھا تو پھر یہ ڈھکن بھی ہٹا ہونا چاہئے تھا لیکن پھر اسے خیال آ گیا کہ چونکہ دہانہ کوٹھی کے اندر ہے اس لئے کسی شک سے بچنے کے لئے خاور نے اسے دوبارہ بند کر دیا ہوگا۔ وہ سیڑھی چڑھتی ہوئی اوپر پہنچی اور پھر دونوں ہاتھوں سے کئی جھٹکے دینے کے بعد وہ اس ڈھکن کو ہٹانے میں کامیاب ہو گئی۔ ڈھکن کو ایک طرف کر کے وہ مزید اوپر آئی اور سر باہر نکال کر دیکھنے لگی۔ یہ کوٹھی کا عقبی حصہ تھا اور یہاں ایک خاصا وسیع باغ تھا۔ البتہ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ اوپر چڑھ کر گٹر کے دہانے سے باہر آ گئی۔ سائیڈ سے چوڑی گلی فرنٹ کی طرف جا رہی تھی لیکن فرخندہ چونکہ تربیت یافتہ تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ سامنے کے رخ پر مسلح افراد موجود ہوں گے۔ کوٹھی میں خاموشی طاری تھی اس لئے وہ سب سے پہلے خاور کی پوزیشن چیک

کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر فرنٹ سائیڈ سے اندر جانے کی بجائے پائپ کے ذریعے چھت پر جا کر سیڑھیوں سے فرنٹ کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔ پائپوں پر چڑھنا اسے بخوبی آتا تھا اس لئے یہ اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہ آگے بڑھی اور پھر چھت سے نیچے آنے والے پانی کے موٹے پائپ کے پاس پہنچ کر اس نے ایک لمحے کے لئے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا اور پھر وہ کسی بندر کی طرح تیزی سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ اس کا انداز ماہرانہ تھا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ اس دو منزلہ کوٹھی کی چھت پر پہنچ چکی تھی۔ چھت پر پہنچ کر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور پھر احتیاط سے سیڑھیاں اترتی ہوئی دوسری منزل پر پہنچ گئی لیکن یہ منزل مکمل طور پر بند تھی۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا لیکن نیچے جانے سے پہلے وہ یہاں کا مکمل جائزہ لینا چاہتی تھی تاکہ عقب سے اس پر حملہ نہ کیا جا سکے۔

فرخندہ ایک گیلری کو چیک کر رہی تھی کہ اس کے کانوں میں خاور کی ہلکی سی آواز پڑی تو وہ چونک کر آگے بڑھی۔ اس گیلری نما راہداری میں چار بڑے بڑے روشن دان تھے جو روشن تھے۔ ایک روشن دان قدرے کھلا ہوا تھا اور آواز اسی روشن دان سے آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے کھلے ہوئے روشن دان کی سائیڈ سے نیچے جھانکا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ نیچے بڑے ہال نما کمرے میں اس نے خاور کو کرسی پر رسیوں سے

بندھے بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ کمرے میں خاور کے علاوہ چار افراد موجود تھے جن میں سے دو اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک مسلح آدمی دروازے کے قریب کھڑا تھا جبکہ ایک آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے خاور کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر اس آدمی نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل خاور کے منہ سے لگائی ہی تھی کہ وہ یکلخت لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی فرخندہ نے خاور کو تیزی سے رسیاں کھولتے دیکھا۔

"یہ کیا حماقت ہے چار مسلح افراد کے سامنے خاور کیا کرے گا"..... فرخندہ نے بے اختیار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کی نظریں مسلسل خاور اور ان لوگوں پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہاں اچانک خوفناک جدوجہد شروع ہو گئی۔ فرخندہ نے تیزی سے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اسی لمحے نیچے فائرنگ شروع ہو گئی اور فرخندہ نے تیزی سے مشین پسٹل کا رخ نیچے کیا۔ اسی لمحے اس نے خاور کو ہٹ ہو کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ اس پر مشین گن سے فائرنگ کی گئی تھی اور یہ دیکھتے ہی فرخندہ کا دماغ جیسے پھٹ سا گیا۔ اس نے ٹریگر دبا دیا اور پھر نیچے موجود مسلح افراد پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ اوپر سے ہونے والی اچانک فائرنگ سے وہ بچ نہ سکے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاروں گولیاں کھا کر نیچے گر گئے۔ فرخندہ اس وقت تک گولیاں چلاتی رہی جب تک وہ چاروں

ساکت نہ ہو گئے۔ ان کے ساکت ہوتے ہی اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے تو فرخندہ نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں بھی سنبھلنے سے پہلے چیختے ہوئے نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔

خاور بھی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ فرخندہ نے بعد میں آنے والے ان دونوں آدمیوں کے ساکت ہوتے ہی ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور پھر اٹھ کر واپس سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑی۔ خاور کو ساکت پڑے دیکھ کر اس کے دماغ میں بگولے سے ناچنے لگ گئے تھے۔ اب اسے کسی کی پرواہ نہ تھی۔ وہ آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر بیرونی برآمدے میں پہنچی اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں داخل ہو رہی تھی جہاں خاور کے ساتھ چھ غیر ملکی پڑے ہوئے تھے۔ وہ دوڑتی ہوئی خاور کے پاس گئی اور اس پر جھک گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو زندہ ہے۔ اسے زندہ رہنا چاہئے"..... فرخندہ نے جھک کر خاور کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ خاور کے بازو اور پہلوؤں میں گولیاں لگی تھیں جن سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

"یہ۔ یہ تو آخری سانسوں پر ہے۔ آخری سانسوں پر"۔ فرخندہ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ دوڑتی

ہوئی اس کمرے سے باہر آ گئی۔ چند لمحوں میں ہی اس نے دیوانگی کے سے انداز میں پوری عمارت گھوم لی اور پھر ایک کمرے کی الماری سے اسے ایک بڑا سا میڈیکل باکس مل گیا۔ اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی وہ واپس اس کمرے میں آئی۔ اس نے میڈیکل باکس کو زمین پر رکھ کر اسے کھولا اور پھر تیزی سے اس میں سے سامان نکالنے لگی۔ اس نے ایسے مواقع پر طبی امداد دینے کی مکمل ٹریننگ لی ہوئی تھی اس لئے اس کے ہاتھ بے حد ماہرانہ انداز میں چل رہے تھے۔

فرخندہ نے سب سے پہلے تو فوری طور پر طاقت کا انجکشن خاور کے بازو میں لگایا اور پھر اس نے اس کے زخموں کی جن سے خون نکل رہا تھا بینڈیج کر دی تاکہ مزید خون نہ نکلے اور پھر یکے بعد دیگرے اس نے تین مختلف انجکشنز خاور کو لگائے اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ خاور کی ڈوبتی ہوئی دل کی دھڑکن اب خاصی حد تک بحال ہو چکی تھی۔ وہ تیزی سے مڑی اور پھر دوڑتی ہوئی وہ حویلی کا پھاٹک کھول کر باہر نکلی اور بغیر ادھر ادھر دیکھے وہ ایک بار پھر دوڑتی ہوئی پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ کار میں بیٹھ کر اس نے کار سٹارٹ کی اور چند لمحوں بعد وہ کار کو کھلے پھاٹک سے اندر لے آئی اور برآمدے کے قریب روک کر وہ کار سے نیچے اتری اور اس نے کار کا عقبی

دروازہ کھولا اور ایک بار پھر دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں خاور موجود تھا۔

فرخندہ نے ایک بار پھر جھک کر خاور کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان ہو جانے پر اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور خود نیچے جھک کر اس نے خاور کو کاندھے پر ڈالا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ گو خاور کا وزن اس کے تصور سے کہیں زیادہ تھا لیکن اس وقت چونکہ خاور کی جان بچانے کا مسئلہ تھا اس لئے اسے اس کی پرواہ نہ رہی تھی۔ وہ ہر قیمت پر خاور کو ہسپتال پہنچانا چاہتی تھی تاکہ اس کی جان بچ جائے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چار گولیاں خاور کے جسم میں موجود ہیں اور جو کچھ اس نے کیا تھا وہ عارضی تھا۔ خاور کی حالت کسی وقت بھی بگڑ سکتی تھی۔

فرخندہ جھکے جھکے انداز میں چلتی ہوئی خاور کو اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر اس نے بڑے محتاط انداز میں خاور کو کار کے عقبی دروازے سے دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا دیا۔ گو اس میں اسے خاصی جدوجہد کرنا پڑی لیکن بہرحال وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ جب اس کی تسلی ہو گئی کہ خاور کو اس نے درست انداز میں سیٹوں کے درمیان ایڈجسٹ کر دیا ہے تو اس نے ایک بار پھر خاور کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کی دھڑکنوں کو چیک کیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار کھلے پھاٹک کو کراس کر کے باہر آ گئی تو اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور نیچے اتر کر دوڑتی ہوئی پھاٹک کراس کر کے اس نے پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر اس نے اسے باہر سے بند کر دیا۔ گو اسے بظاہر اس کی ضرورت نہ تھی لیکن اس کے ذہن میں خیال آ گیا تھا کہ خاور کی کار یہاں موجود ہے اور اگر پولیس نے اندر موجود لاشیں چیک کر لیں تو لامحالہ وہ خاور کی کار کو بھی چیک کرے گی اور اس طرح خاور کے لئے کوئی مسئلہ پیدا ہو سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ خاصی تیز رفتاری سے کار دوڑاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

صدیقی چونکہ اسے خاور سے ملانے کے لئے ایک بڑے ہسپتال میں لے گیا تھا اور صدیقی کے بقول یہ سپیشل ہسپتال تھا اس لئے فرخندہ نے اسی ہسپتال میں خاور کو لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی ہموار لیکن تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ ہسپتال پہنچ گئی۔ ڈاکٹر صدیقی کو جب خاور کی اس حالت کا پتہ چلا تو وہ دوڑتا ہوا باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد خاور کو کار سے نکال کر سٹریچر پر ڈال کر آپریشن روم میں پہنچا دیا گیا جبکہ اس دوران فرخندہ نے ڈاکٹر صدیقی کو خاور کو دی جانے والی فرسٹ ایڈ کے بارے میں بتا دیا اور ڈاکٹر صدیقی نے اسے دعا کرنے کے لئے کہا اور خود وہ آپریشن روم میں چلا گیا۔ فرخندہ باہر برآمدے میں موجود بنچ پر بیٹھ گئی۔ اس

کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اسے اب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل ڈوب رہا ہو۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی سی لگ گئی۔

"حوصلہ کیجئے انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"...... وہاں سے گزرتی ہوئی ایک نرس نے فرخندہ کو روتے دیکھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو فرخندہ نے بے اختیار بلک بلک کر رونا شروع ہو گئی۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا ہوا۔ آپ تو بڑی ہمت والی ہیں کہ آپ مریض کو اس حالت میں بھی یہاں تک لے آئی ہیں اور اب جبکہ وہ ماہر ڈاکٹروں تک پہنچ گیا ہے تو آپ رو رہی ہیں"...... نرس نے اسے گلے لگا کر اس کی پشت پر تھپکیاں دیتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نجانے کیوں میرا دل ڈوبا جا رہا ہے"...... فرخندہ نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ وہ بے حد رحیم و کریم ہے۔ مریض آپ کا کیا لگتا ہے"...... نرس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو کچھ نہیں لگتا لیکن درحقیقت سب کچھ لگتا ہے"۔ فرخندہ نے جواب دیا تو نرس مسکرا دی اور اسے تھپکی دیتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ فرخندہ نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئی جدھر اس نے پبلک فون بوتھ دیکھا تھا۔ اس نے سوچا تھا

کہ وہ صدیقی کو اطلاع دے دے۔ فون بوتھ کے قریب ایک کاؤنٹر تھا۔ اس نے کاؤنٹر سے کارڈ خریدا اور پھر فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے مخصوص جگہ پر کارڈ ڈالا اور فون آن ہونے پر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ صدیقی بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی صاحب۔ میں فرخندہ بول رہی ہوں۔ اس ہسپتال سے جہاں آپ خاور سے مجھے ملوانے لے آئے تھے۔ خاور کو چار گولیاں لگی ہیں اور میں اسے ہسپتال لے آئی ہوں۔ وہ اس وقت آپریشن روم میں ہے اور میرا دل نجانے کیوں ڈوب رہا ہے۔ پلیز آپ جلدی آ جائیں"۔۔۔ فرخندہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدیقی کچھ کہتا اس نے رسیور رکھا اور کارڈ نکال کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گئی۔ اس نے اس لئے صدیقی کی بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ صدیقی اس سے تفصیل پوچھے گا اور اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ ویسے بھی وہ آپریشن تھیٹر کے سامنے سے ہٹنا نہیں چاہتی تھی کہ نجانے کس وقت کیا ہو جائے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر آپریشن تھیٹر کے سامنے برآمدے میں بنچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد تیز تیز قدموں کی آوازیں سن کر وہ بے اختیار چونکی اور پھر صدیقی اور اس کے ساتھ دو اور افراد کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا ہے فرخندہ۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔ صدیقی نے انتہائی بے چینی سے لہجے میں کہا تو فرخندہ نے ان دونوں افراد کو دیکھا جو اس کے لئے اجنبی تھے۔

"یہ میرے ساتھی ہیں نعمانی اور چوہان"۔۔۔ صدیقی نے اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا تو فرخندہ نے خاور کے فون سے لے کر اس کے فلیٹ پر جانے اور پھر واپس اپنے فلیٹ پر آ کر دوبارہ خاور کو فون کرنے سے لے کر مہر آباد جانے اور پھر وہاں پیش آنے والے تمام حالات سے لے کر خاور کو یہاں تک لے آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔ وہ جب بولنے پر آئی تو اس طرح مسلسل بولتی چلی گئی جیسے اس کے دل کے اندر کا غبار باہر نکل رہا ہو۔

"تم نے کمال کر دیا فرخندہ۔ ویل ڈن۔ تم تو ہماری محسن ہو ورنہ خاور کے ساتھ نجانے کیا ہو جاتا"۔۔۔ صدیقی نے کہا تو فرخندہ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"کیا خاور کی حالت زیادہ خراب ہے کہ تم اس کے لئے روتی رہی ہو"۔۔۔ نعمانی نے کہا تو صدیقی اور چوہان کے ساتھ ساتھ فرخندہ بھی چونک پڑی۔

"یہاں پہنچ کر اچانک میرا دل ڈوبنے لگا اور مجھے رونا آ گیا"۔ فرخندہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا"۔۔۔ صدیقی نے کہا اور پھر وہ

سب ہی اسی برآمدے میں بے چینی سے ٹہلنے لگے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی باہر آ گیا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب"..... صدیقی سمیت سب نے بے چین سے لہجے میں کہا جبکہ فرخندہ کا چہرہ پتھریلا سا ہو گیا تھا۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص کرم کر دیا ہے۔ ویسے اس خاتون کی ہمت کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی ہے۔ اگر یہ خاور کو بڑے ماہرانہ انداز میں فوری طبی امداد نہ دیتی اور پھر اسے یہاں نہ لے آتی تو نجانے کیا ہو جاتا"..... ڈاکٹر صدیقی نے فرخندہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو فرخندہ نے بے اختیار دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے اور ایک بار پھر اس نے بچوں کی طرح بلک بلک کر رونا شروع کر دیا۔

"ارے، ارے۔ حوصلہ کرو۔ اب تو خاور ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے"..... صدیقی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ خوشی کے آنسو ہیں"..... فرخندہ نے رک رک کر کہا تو ڈاکٹر صدیقی سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران ہسپتال کے اسپیشل روم میں بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتا دیا تھا کہ آج شام کو اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا اس لئے وہ آنکھیں بند کئے اسی بے ڈاکٹر والے کیس پر غور کر رہا تھا۔ بلیک زیرو نے اسے بتا دیا تھا کہ جن لوگوں نے دانش منزل پر ریڈ کیا تھا ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ پوری سیکرٹ سروس انہیں تلاش کر رہی تھی لیکن ان کا کہیں اتا پتہ نہیں مل رہا تھا اور وہ اسی بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا کیونکہ کمرے میں صدیقی اور فرخندہ داخل ہو رہے تھے۔ فرخندہ کی آنکھیں سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے وہ کافی دیر تک روتی رہی ہو۔

"کیا ہوا ہے۔ کوئی بری خبر"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا ہے"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ صدیقی اور فرخندہ اندر آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تو پھر فرخندہ کیوں رو رہی ہے"..... عمران نے پوچھا تو صدیقی مسکرا دیا۔

"یہ خوشی کی شدت سے رو رہی ہے"..... صدیقی نے کہا تو فرخندہ نے بے اختیار نظریں جھکا لیں۔

"اچھا۔ پھر تو مبارک ہو فرخندہ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ میرا مذاق نہ اڑائیں پلیز۔ بس میں مجبور ہو گئی تھی"۔ فرخندہ نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ خاور یہاں انتہائی نازک حالت میں پہنچایا گیا تھا۔ اسے چار گولیاں لگی تھیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس کا آپریشن کیا اور اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے"..... صدیقی نے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت ستا سا گیا۔

"فرخندہ اسے یہاں لے آئی تھی اور میں اس لئے اسے آپ کے پاس لے آیا ہوں کہ آپ شاید اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں"..... صدیقی نے کہا۔

"کیا ہوا تھا فرخندہ۔ پوری تفصیل بتاؤ"..... عمران نے کہا تو فرخندہ نے ایک بار پھر پوری تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران

خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"گڈ شو فرخندہ۔ تم نے واقعی ہمت اور حوصلے سے کام لیا ہے ورنہ خاور کا اس بار اس طرح بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا۔ گڈ شو۔ کیا ان غیر ملکیوں کی لاشیں اب بھی وہیں ہیں"..... عمران نے فرخندہ کو شاباش دیتے ہوئے کہا تو فرخندہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"نعمانی اور چوہان کو میں نے وہاں بھجوا دیا ہے۔ نعمانی تو خاور کی کار وہاں سے لے کر آ جائے گا جبکہ چوہان وہیں رہے گا تاکہ اگر ان کے مزید ساتھی وہاں آئیں تو انہیں کور کیا جا سکے"۔ صدیقی نے کہا۔

"کتنے افراد کو تم نے ہلاک کیا ہے"..... عمران نے فرخندہ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"چھ آدمی تھے اور چھ کے چھ غیر ملکی تھے۔ پہلے چار افراد کمرے کے اندر تھے۔ پھر شاید فائرنگ کی آوازیں سن کر باہر موجود دو آدمی بھی اندر آ گئے تھے۔ اس وقت تو مجھے ہوش ہی نہ تھا۔ بس اتنا معلوم تھا کہ خاور فائرنگ سے نیچے گر گیا ہے"..... فرخندہ نے جواب دیا۔

"خاور کو تم ڈاکٹر صدیقی کے پاس لے گئی تھیں"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"..... فرخندہ نے جواب دیا۔

"کس نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

''سالوس کے چیف ماسٹر بلانک تے'' ـــــ فرخندہ نے جواب دیا۔

''کیا تم اس ماسٹر بلانک سے کبھی ملی ہو'' ـــــ عمران نے پوچھا۔

''ہاں دو بار'' ـــــ فرخندہ نے جواب دیا اور پھر خود ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

''تم اب اکیلی فلیٹ پر مت رہو بلکہ اپنی بہن کے گھر چلی جاؤ ورنہ وہ لوگ تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے۔ اب بھی نجانے کیوں انہوں نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا ہے'' ـــــ عمران نے کہا۔

''میں یہیں ہسپتال میں رہوں گی۔ اس وقت تک جب تک خاور ٹھیک نہیں ہو جاتا'' ـــــ فرخندہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں تمہاری ضرورت نہیں ہے اور تمہاری وجہ سے وہ لوگ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اس لئے جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو'' ـــــ عمران کا لہجہ قدرے سخت ہو گیا تھا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں فرخندہ۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے'' ـــــ صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ میں یہیں خاور کے پاس رہوں گی'' ـــــ فرخندہ نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

''فرخندہ۔ تم نے خاور کی جان بچا کر اپنے جرم کا کفارہ ادا کر دیا ہے ورنہ جس طرح تم نے غیر ملکی تنظیموں کے ہاتھوں میں کھیل کر پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے تمہیں گولی بھی ماری جا

سکتی تھی اس لئے جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے ہاتھوں بچ جانے کے باوجود تم ان تنظیموں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ'' ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''م۔ میں نے جرم کیا ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میں نے کبھی کوئی جرم نہیں کیا۔ کیا خاور سے ملنا جرم ہے یا خاور کو ڈاکٹر اسٹیک سے ملوانا جرم ہے'' ـــــ فرخندہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہاری وجہ سے خاور اور پھر فورسٹارز کے دوسرے ممبران کے حلیئے، نام اور ایڈریس غیر ملکی تنظیم تک پہنچے اور پھر تم خاور کو ڈاکٹر اسٹیک کے پاس لے گئیں جس نے خاور کے لاشعور سے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیں اور پھر خاور کے ذہن سے ڈاکٹر اسٹیک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس معلوم کر لیا اور وہاں ریڈ کر کے پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچایا گیا۔ ابھی سیکرٹ سروس کے چیف کو ان باتوں کی اطلاع نہیں ہوئی ورنہ تم اب تک قبر میں اتر چکی ہوتیں۔ پاکیشیا اور اس کے سترہ کروڑ عوام کے مفادات کے خلاف اگر میں بھی کوئی کام کروں گا تو چیف مجھے بھی گولی مروا سکتا ہے۔ وہ ان معاملات میں انتہائی سخت ہے اور اب جب اس تک یہ اطلاعات پہنچیں گی تو ساتھ ہی یہ اطلاع بھی اسے مل جائے گی کہ تم نے خاور کی جان بچانے میں مدد کی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ

تمہیں صرف وارننگ دے گا لیکن اب تمہارا یہاں خاور کے پاس رہنا ٹھیک نہیں ہے اور نہ ہی تم نے اکیلی فلیٹ میں رہنا ہے۔ تم نے دشمن ملک کی تنظیم کے چھ افراد ہلاک کر دیئے ہیں اس لئے وہ لازماً اب تمہارے پیچھے آئیں گے اور تمہاری وجہ سے وہ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرح خاور کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے تو کبھی اس بات کا خیال ہی نہیں آیا۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں گریٹ لینڈ جا کر اس پوری تنظیم کا خاتمہ کر دوں''...... فرخندہ نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

''تمہیں اس کا موقع ملے گا لیکن ابھی نہیں۔ فی الحال تم خاموش رہو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب جیسے آپ کہیں گے میں کروں گی۔ آپ نے یہ سب کچھ بتا کر میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ آئی ایم سوری''۔ رخندہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''صدیقی۔ تم جا کر اسے گیٹ پر چھوڑ آؤ اور واپس آتے ہوئے معلوم کر کے آؤ کہ کیا خاور ہوش میں ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''اگر ان میں سے ایک بھی بچ جاتا تو اس سے بہت کام کی معلومات مل سکتی تھیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی

دیر بعد صدیقی واپس آ گیا۔

''خاور کو ہوش آ گیا ہے عمران صاحب اور میری ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے اس سے مختصر بات چیت کرنے کی اجازت دے دی ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ اس سے بات کرنا ضروری ہو گیا ہے''۔ عمران نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر ہسپتال کا لباس تھا۔ چپل پہن کر وہ صدیقی کے ساتھ اسپیشل سرجیکل وارڈ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوئے تو بیڈ پر خاور آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا جبکہ دو نرسیں اور ایک ڈاکٹر اس کے بیڈ کے ساتھ کھڑے تھے۔ اسے گلوکوز لگا ہوا تھا۔ سینے تک کمبل تھا۔

''نئی زندگی مبارک ہو''...... عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ عمران صاحب''...... خاور نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ زیادہ دیر تک باتیں نہ کریں''...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر وہ نرسوں کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نرسیں بھی اس کے پیچھے باہر نکل گئیں۔

''ہمیں فرخندہ نے تفصیل تو بتا دی ہے۔ تم نے اپنی طرف سے واقعی بے پناہ جرأت سے جدوجہد کی ہے لیکن ان کی تعداد بھی زیادہ

تھی اور وہ مسلح بھی تھے''۔۔۔ عمران نے خاور کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

''جدوجہد تو کرنی ہی تھی عمران صاحب ورنہ وہ مجھے ویسے ہی چوہے کی طرح مار ڈالتے''۔۔۔ خاور نے آہستہ سے جواب دیا۔

''تمہاری ان سے کوئی بات چیت بھی ہوئی تھی یا نہیں۔ اگر ہوئی تھی تو کیا''۔۔۔ عمران نے کہا تو خاور نے شروع سے آخر تک کے تمام حالات اور کمرے سے ہونے والی تمام بات چیت آہستہ آہستہ اور رک رک کر بتا دی۔

''کراس وِنگز۔ تمہارا مطلب ہے کہ ان کا تعلق سالوس سے نہیں بلکہ کراس وِنگز سے تھا''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ہاں اور انہوں نے دانش منزل پر بھی ریڈ کیا تھا۔ ان کے بقول عمارت خالی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا''۔۔۔ خاور نے کہا۔

''یہ سب چیف کی باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہوا۔ چیف معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ دراصل کیا چاہتے ہیں اور یہاں ان کے کن سے تعلقات ہیں اور پھر چیف نے خود ہی اپنے دوسرے سیکشن کے ذریعے کارسانہ کلب پر ریڈ کرا کر وہاں سے فائل واپس منگوا لی لیکن کارسانہ کلب میں ریڈ کے دوران جنرل منیجر اور اس کی پرسنل سیکرٹری دونوں ہلاک ہو گئے اور یہ لوگ غائب ہو گئے۔ سیکرٹ سروس ابھی تک ان کو تلاش کر رہی ہے لیکن شاید انہوں نے میک اپ کر لئے اور پھر وہ مہر آباد جیسے مضافاتی علاقے میں چھپے ہوئے

تھے اس لئے ٹریس نہ ہو سکے اور تم نے نہ صرف انہیں ٹریس کر لیا بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دیا۔ ویری گڈ''۔۔۔ عمران نے کہا تو خاور کا زرد پڑا ہوا چہرہ یکلخت مسرت سے چمک اٹھا۔

''عمران صاحب۔ میں تو ہٹ ہو گیا تھا۔ یہ تو فرخندہ نے کام دکھایا ہے کہ وہاں بروقت پہنچ بھی گئی اور مجھے وہاں سے یہاں بھی لے آئی۔ اصل کارنامہ تو اس نے سرانجام دیا ہے''۔۔۔ خاور نے کہا۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے کہ وہ تمہیں یہاں لے آئی تھی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں اور فرخندہ آپ کے پاس آنے سے پہلے یہاں آئے تھے''۔۔۔ صدیقی نے جواب دیا اور اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔

''بس عمران صاحب۔ اتنا کافی ہے ورنہ اگر ان کی حالت بگڑ گئی تو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا''۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے شکریہ۔ اوکے خاور اب ہم چلتے ہیں تم آرام کرو''۔ عمران نے خاور کے کاندھے پر تھپکی دے کر اٹھتے ہوئے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آپ مجھے ڈسچارج کر دیں۔ اب معاملات خاصے سنجیدہ ہو گئے ہیں''۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر صدیقی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ اپنے روم میں جائیں میں

ڈسچارج سلپ بھجوا دیتا ہوں"..... ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران صدیقی سمیت اپنے کمرے میں واپس آ گیا۔

"عمران صاحب۔ ان لاشوں کا کیا کرنا ہے"..... صدیقی نے پوچھا۔

"تم بھی وہاں جاؤ اور پھر چوہان کے ساتھ مل کر اس عمارت کی تفصیلی تلاشی لو۔ ان لوگوں کا سامان بھی چیک کرو۔ پھر فارغ ہونے کے بعد پولیس کو فون کر کے اطلاع دے دینا"..... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کو میں آپ کے فلیٹ پر ڈراپ کر کے آگے چلا جاؤں گا"..... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے ابھی کافی دیر لگے گی۔ تم جاؤ میں ٹیکسی میں چلا جاؤں گا"..... عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو ہسپتال سے باقاعدہ ڈسچارج کر دیا گیا اور عمران اپنا لباس پہن کر ہسپتال سے باہر آیا اور اس نے ٹیکسی ہائر کی اور پھر وہ دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ دانش منزل سے کافی فاصلے پر اس نے ٹیکسی رکوائی اور نیچے اتر کر کرایہ دینے کے بعد وہ ایک گلی کی طرف بڑھ گیا۔ جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو عمران کچھ دیر بعد واپس سڑک پر آ کر دانش منزل کی طرف جانے والی سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن

روم میں داخل ہوا۔

"صحت یابی مبارک ہو عمران صاحب"..... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ ویسے ان دنوں سیکرٹ سروس کا ہسپتال آنے جانے کا دورانیہ بڑھ گیا ہے"..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اشارہ خاور کے دوسری بار وہاں پہنچ جانے کی طرف ہے۔ مجھے ڈاکٹر صدیقی نے رپورٹ دی تھی لیکن چونکہ آپ خود وہاں موجود تھے اس لئے میں نے مزید بات نہیں کی تھی۔ کیا ہوا تھا خاور کو"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو خاور اکیلا ہی ان لوگوں سے ٹکرا گیا تھا۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ صدیقی کو ضرور اطلاع دیتا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے خود معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ اس کے مطابق اس کے ذہن میں صرف ببول کے درخت تھے اور ایک سرخ رنگ کا بڑا سا پھاٹک"..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر وہ کہاں پہنچا اور کس طرح ہسپتال پہنچ گیا۔ تفصیل تو بتائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے فرخندہ کی کارروائی سمیت تمام تفصیل بتا دی۔

"پھر تو فرخندہ، خاور کے لئے فرشتہ ثابت ہوئی ہے۔ اگر وہ

بروقت نہ پہنچتی تو خاور کا بچنا مشکل تھا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے جو محسوس کیا ہے اس کے مطابق فرخندہ، خاور کے لئے خاصی جذباتی ہے۔ ویسے جس طرح صالحہ اور صفدر میں صرف ص مشترک ہے اسی طرح فرخندہ اور خاور میں صرف خ مشترک ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے لگتا ہے کہ آپ نہ تو خود شادی کرنا چاہیں گے اور نہ کسی ممبر کی شادی ہونے دیں گے لیکن قدرت شاید خود ہی حرکت میں آ گئی ہے اس لئے ایک ایک کر کے جوڑے بنتے جا رہے ہیں۔ لوسیا جو بگ ڈیم میں سامنے آئی تھی وہ بعد میں جولیا سے ملتی رہی اور پھر اس نے کیپٹن شکیل سے ملاقاتیں شروع کر دیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو سیکن شین والا معاملہ ہے جیسے شین شین ہوتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اس فرخندہ نے خاور کو گھیر لیا ہے۔ لگتا ہے ایک ایک کر کے سب کے ہی جوڑے اللہ تعالیٰ نے بنا دیئے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم بھی اب دانش منزل سے نکل کر کسی فلیٹ میں شفٹ ہو جاؤ۔ شاید کوئی پری آ جائے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اسکاٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ جس انداز میں آپ اپنی ڈگریاں دوہراتے ہیں لگتا ہے کہ اس پوری دنیا میں صرف آپ نے ہی یہ ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں"۔۔۔ اسکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ وہ بھی اتفاقاً"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف سے اسکاٹ کافی دیر تک ہنستا رہا۔

"ہمارے ہاں فون کال کے ریٹس دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہیں اس لئے تمہاری ہنسی سننے کے لئے بھی مجھے اپنی کار فروخت کرنا پڑے گی"۔۔۔ عمران نے کہا تو اسکاٹ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کراس ڈگز کے بارے میں آپ نے جو معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا وہ تو میں نے حاصل کر لی ہیں لیکن مجھے اس وقت اندازہ نہ تھا کہ یہ ایسی معلومات ہیں جن کے حصول کے لئے مجھے عام حالات سے چار گنا معاوضہ ادا کرنا پڑے گا"۔۔۔ اسکاٹ نے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم میری کار لازماً بکوانا چاہتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں آپ سے زائد

معاوضے کا کوئی مطالبہ نہیں کروں گا۔ یہ غلطی میری ہے کہ میں اس بارے میں پہلے سے محتاط نہیں رہا اس لئے آپ وہی طے شدہ معاوضہ ہی دیں گے۔ میں تو صرف آپ کو اس کی اہمیت کے بارے میں بتا رہا تھا"...... اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں میرے بارے میں اچھی طرح علم ہے کہ مجھے معلومات تفصیلی اور حتمی چاہئے ہوتی ہیں۔ معاوضے کی میں نے کبھی پرواہ نہیں کی اس لئے بے فکر رہو۔ تمہیں تمہاری توقع سے بھی زیادہ معاوضہ ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی قدر شناس ہیں عمران صاحب۔ بہرحال آپ نے کہا تھا کہ کراس ونگز آپ کے ملک سے ایک فائل ای جے حاصل کرنا چاہتی ہے جس کا تمام تر تعلق پاکیشیائی اور شوگرانی سائنس دانوں سے ہے اس لئے میں یہ معلوم کروں کہ ان کا اس فائل کے حصول سے کیا مقصد ہے"...... اسکاٹ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تو پھر کیا معلوم ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ کراس ونگز کے قیام کا مقصد ایسے سائنسی آلات تیار کرنا ہے جن کی مدد سے مسلم ممالک کو فتح کر کے وہاں یہودی سلطنت قائم کرنا ہے اور اس تنظیم کے تحت کاغذا کے مغرب میں ایک شہر کاسکا میں ایک لیبارٹری قائم کی گئی ہے جہاں گزشتہ

آٹھ سالوں سے ایسے ہی آلات پر ریسرچ کی جا رہی ہے اور ان آلات میں سب سے اہم آلہ جو یہودی سائنس دانوں نے تیار کیا ہے اس کا نام ای جے ہے لیکن اس آلے کی تکمیل میں کوئی ایسی سائنسی رکاوٹ سامنے آ گئی ہے جسے وہ لوگ از خود حل نہیں کر پا رہے۔ اسی سائنسی الجھن کو دور کرنے کے لئے جب انہوں نے معلومات حاصل کیں تو انہیں پتہ چلا کہ ایک پاکیشیائی سائنس دان نے شوگرانی سائنس دانوں کے ساتھ مل کر ای جے پر کام کیا ہے لیکن یہ سائنس دان طبعی موت مر چکا ہے اس لئے اس ریسرچ پر کام بند کر دیا گیا اور اس کی فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں موجود ہے۔ اب وہ یہ فائل ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اپنے ای جے کو وسیع رینج میں مکمل کر کے دنیا کے تمام مسلم ممالک کا خاتمہ کر سکیں اور یہ بھی اس تنظیم کے بورڈ آف گورنرز نے طے کر رکھا ہے کہ اس آلے کا پہلا ہدف پاکیشیا ہو گا کیونکہ دنیا کی نظروں میں پاکیشیا تمام مسلم ممالک کا فوجی اور دفاعی اعتبار سے ماڈل ملک ہے۔ یہ تنظیم خفیہ ہے اس لئے خود سامنے آنے کی بجائے انہوں نے گریٹ لینڈ میں واقع یہودیوں کی ایک اور انتہائی خفیہ تنظیم سالوں کو آگے کر دیا لیکن سالوں کی کارکردگی بے حد سست تھی اس لئے کراس ونگز نے خود کام کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے ایکشن سیکشن کو پاکیشیا بھجوا دیا جس کا چیف ایجنٹ گرے ہے جو انتہائی تیز طرار اور شاطر ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم

ہوا ہے کہ گرے نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے پاکیشیائی ای بے فائل حاصل بھی کر لی ہے لیکن یہ فائل ابھی تک کراس ونگز کے ہیڈکوارٹر نہیں پہنچی"...... اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا تھا کہ کراس ونگز کا سپر چیف لارڈ ولیم ہے اور وہ گریٹ لینڈ میں رہتا ہے۔ کیا کراس ونگز کا ہیڈکوارٹر بھی گریٹ لینڈ میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کراس ونگز کا ہیڈکوارٹر کاٹڈا کے مغرب میں مشہور و معروف شہر جارج ٹاؤن میں ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں ہالی وڈ کی بیشتر جنگلی فلمیں شوٹ کی گئی ہیں کیونکہ جارج ٹاؤن مکمل طور پر پہاڑی علاقہ ہے اور یہاں شہر سے باہر کا ماحول ایسا ہے کہ وہاں پہنچتے ہی انسان اپنے آپ کو قدیم دور میں محسوس کرتا ہے"۔ اسکاٹ نے جواب دیا۔

"ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی خاص ٹپ"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ کوئی ٹپ معلوم نہیں ہو سکی"...... اسکاٹ نے جواب دیا۔

"جارج ٹاؤن اور کاسکا میں کتنا فاصلہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کاسکا ایک ٹاؤن ہے۔ بڑا شہر نہیں ہے۔ وہاں معدنیات صاف کرنے کے کارخانے ہیں اور بس۔ دونوں کے درمیان تقریباً چار سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے لیکن یہ سارا علاقہ بنجر پہاڑی ہے"۔

اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گریٹ لینڈ میں لارڈ ولیم کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جارج ٹاؤن میں اس کا عالی شان اور قدیم دور کا بنا ہوا محل ہے جس کا نام ولیم مینشن ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ وہاں کم ہی رہتا ہے۔ زیادہ عرصہ کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا"...... اسکاٹ نے جواب دیا۔

"تم نے اسے کبھی دیکھا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ پبلک کے سامنے نہیں آتے۔ اس کا نام سامنے آتا ہے"...... اسکاٹ نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"معلوم تو نہیں لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ اسکاٹ نے جواب دیا۔

"گرے وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں تم نے کہ وہ کیا کر رہے ہیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ پاکیشیا میں ہے اور اس نے فائل بھی وہاں سے حاصل کر لی ہے"...... اسکاٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام وغیرہ تفصیل سے بتا دو تاکہ تمہاری توقع سے زیادہ معاوضہ بھجوایا جا سکے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ گڈ بائی" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو پہلے ہی لاؤڈر پر بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیلات سن کر نوٹ کر چکا تھا۔

"اسے ایک لاکھ ڈالر بھجوا دینا۔ اس قدر اہم معلومات ہمیں اور کہیں سے نہیں مل سکتی تھیں" ــــ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کئے اور گریٹ لینڈ میں اپنے فارن ایجنٹ کو اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل نوٹ کرا کر اسے اس اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالر جمع کرانے کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اب آپ کیا سوچ رہے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں ہیڈکوارٹر کی بجائے کاسکا کی لیبارٹری کو تباہ کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہیڈکوارٹر قائم رہا تو وہ دوسری لیبارٹری بنا لیں گے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسری کوئی لیبارٹری بھی کام کر رہی ہو" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ یہ لوگ صرف ایک ہی آلے پر کام کر رہے ہوں۔ نجانے مسلم دشمنی میں ان لوگوں نے کہاں کہاں جال پھیلا رکھے ہوں۔ گرے اور اس کا سیکشن تو فرشتہ کے

ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے۔ اب اگر ہیڈکوارٹر اور اس کے ساتھ ہی کاسکا کی لیبارٹری بھی تباہ کر دی جائے تو اس تنظیم سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ سکتی ہے" ــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس سالوس کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے بیک وقت تین مشنز مکمل کئے جائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مین مشن پر کام کریں جبکہ سالوس کے خلاف فورسٹارز کی ڈیوٹی لگا دیں۔ تیسرا مشن میرے حوالے کر دیں۔ اس طرح تینوں مشنز مکمل ہو سکتے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام نہیں ہو سکتا۔ ہمیں پہلے ایک مشن پر کام کرنا ہو گا۔ اس کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے مشن پر کام ہو سکتا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ٹیم کو دو تین حصوں میں تقسیم کر کے بھی تمام مشنز پر بیک وقت کام کیا جا سکتا ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح طاقت بٹ جاتی ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہو گا کیونکہ ضروری نہیں کہ وہ لوگ صرف پاکیشیائی قاتل کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے فارغ بیٹھے ہوں گے۔ دنیا میں قابل سائنس دانوں کی کمی نہیں ہے۔ کسی بھی وقت ان کا آلہ مکمل ہو سکتا ہے اور یہ درست ہے کہ یہودی سب سے

پہلے پاکیشیا کو ہی نشانہ بنائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے۔ ہیڈکوارٹر اور سالوس کی طرف سے ہمیں فوری خطرہ نہیں ہے اس لئے ہمیں تمام تر توجہ اس لیبارٹری کی طرف ہی رکھنی چاہئے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس مشن پر اصل کام فورسٹارز نے کیا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس مشن پر انہیں لے جایا جائے"...... عمران نے کہا۔

"اصل کام تو خاور نے کیا ہے اور خاور ہسپتال میں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات بھی درست ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"کاغذا کے مغربی علاقے میں یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم کراس وگز نے ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے جس میں ایسا سائنسی آلہ تیار کیا جا رہا ہے جس کی مدد سے وہ پوری دنیا کے مسلم ممالک اور خصوصاً پاکیشیا کو آسانی سے تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ یہ آلہ کسی

بھی وقت مکمل ہو سکتا ہے اس لئے میں نے پاکیشیا اور اس کے سترہ کروڑ عوام کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مشن پر تمہارے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صدیقی جائیں گے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ خاور ہسپتال میں ہے اور چوہان اور نعمانی کو اس لئے یہاں چھوڑا جا رہا ہے کہ یہ تنظیم پاکیشیا میں دوبارہ کارروائی کر سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ وہی تنظیم ہے باس جس نے دانش منزل سے فائل حاصل کی تھی"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ اسی پلاننگ کی وجہ سے تو سارا معاملہ کھل کر سامنے آیا ہے۔ اس تنظیم کا ایکشن سیکشن جس کا انچارج گرے تام کا انتہائی خطرناک ایجنٹ تھا اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود تھا جس کی تلاش تم اور تمہارے ساتھی کر رہے تھے لیکن پھر خاور ان تک پہنچ گیا اور اس کے پیچھے فرشتہ بھی وہاں پہنچی اور فرشتہ کی فائرنگ سے گرے اور اس کے باقی ساتھی سب ہلاک ہو گئے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ممبران کے کاغذات تیار کراؤ۔ میں کاسکا کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

لارڈ ولیم اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے فائل سے نظریں ہٹائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ لارڈ ولیم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہیڈکوارٹر سے ہمفرے بول رہا ہوں سپر چیف"۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کوئی خاص رپورٹ"۔۔۔ لارڈ ولیم نے پوچھا۔

"سپر چیف۔ گرے کو اس کے پانچوں ساتھیوں سمیت پاکیشیا میں ہلاک کر دیا گیا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ولیم بے اختیار پتھر کی طرح ساکت ہو گیا۔ اس کا ذہن جیسے یکلخت منجمد سا ہو گیا تھا۔ یہ خبر ہی ایسی تھی کہ جس نے اس کے اعصاب کو منجمد کر دیا تھا۔

"ہیلو سپر چیف"۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ولیم بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا یہ خبر درست ہے"۔۔۔ لارڈ ولیم نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"یس سپر چیف۔ آپ کے حکم پر میں نے سپر ایکس زیرو مشین گرے کو بھجوائی تھی۔ مشین کا انتظام کرنے کے بعد میں نے گرے سے فون پر رابطہ کیا لیکن جب فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں نے سپیشل فون پر رابطہ کیا لیکن سپیشل فون بھی اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ پھر میں نے پاکیشیائی دارالحکومت میں موجود کارلس کو کال کر کے حکم دیا کہ وہ گرے اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور مجھے بتائے کہ گرے فون کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا۔ پھر کارلس کا فون آیا کہ گرے اور اس کے پانچوں ساتھیوں کو ان کی رہائش گاہ پر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاشیں پولیس کے ہیڈ آفس میں موجود ہیں۔ اس نے خود وہاں جا کر تصدیق کی ہے۔ گرے اور اس کے پانچوں ساتھی سیکنڈ میک اپ میں تھے جنہیں کارلس پہچانتا ہے۔ اس پر میں نے کارلس سے اس بارے میں مزید انکوائری کرنے کا کہا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اصل واقعات کیسے پیش آئے ہیں پھر آپ کو تفصیلی رپورٹ دی جا سکے۔ کارلس نے انکوائری کے بعد جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق پولیس کو صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کوٹھی کا پھاٹک کھول

کر ایک لڑکی پیدل باہر گئی اور قریب ہی پارکنگ سے کار لے کر واپس کوٹھی میں چلی گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار واپس چلی گئی اور پھاٹک بھی اس لڑکی نے ہی بند کیا۔ اس لڑکی کا جو حلیہ معلوم ہوا ہے اس نے مجھے حیران کر دیا ہے کیونکہ یہ حلیہ سو فیصد اس پاکیشیائی لڑکی فرخندہ کا ہے جس کو سالوس نے اس مشن میں استعمال کیا تھا"۔ ہمفرے نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"فرخندہ۔ لیکن اس کا کراس ونگز سے کیا تعلق۔ اس کا تعلق تو سالوس سے تھا"..... سپر چیف نے کہا۔ وہ اب اپنے آپ کو مکمل طور پر سنبھال چکا تھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو اس لڑکی کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کی جائیں"..... ہمفرے نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بے حد اہم ہے۔ کراس ونگز کے ایکشن سیکشن کی اس طرح موت نے مجھے ہلا دیا ہے۔ اگر تم اس لڑکی کا ذکر نہ کرتے تو میں یہی سمجھتا کہ یہ کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہو سکتی ہے"..... لارڈ ولیم نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں گریٹ لینڈ سے ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ اس نے ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی کے سربراہ اسکاٹ سے سالوس اور ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"۔ ہمفرے نے کہا تو لارڈ ولیم ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیسی معلومات اور تمہیں یہ اطلاع کیسے ملی ہے"..... لارڈ ولیم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی میں ہمارا ایک آدمی کام کرتا ہے۔ اس نے نہ صرف رپورٹ دی ہے بلکہ اس نے اسکاٹ اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ بھی بھجوا دیا ہے اور ٹیپ سے معلوم ہوا ہے کہ اسکاٹ نے نہ صرف ہمارے ہیڈکوارٹر کے مقام کے بارے میں اطلاع دی ہے بلکہ ہماری لیبارٹری کے بارے میں بھی بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری کاسکا میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے عمران کو یہ بھی بتایا کہ آپ کا محل کہاں ہے اور اس کا فون نمبر کیا ہے"..... ہمفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ معلومات اس اسکاٹ کو کوئی اندر کا آدمی ہی دے سکتا ہے"..... لارڈ ولیم نے کہا۔

"یس سپر چیف۔ میرا بھی یہی خیال ہے اور میں اس آدمی کو ڈھونڈ نکالوں گا"..... ہمفرے نے جواب دیا۔

"اب یہ لوگ کاسکا لیبارٹری پر چڑھ دوڑیں گے اور گرے اور اس کا سیکشن ختم ہو گیا ہے۔ اب کیا کیا جائے"..... لارڈ ولیم نے انتہائی متفکرانہ لہجے میں کہا۔

"سپر چیف۔ سالوس کے پاس ایک سپر ایکشن گروپ ہے۔ پوری دنیا کے بہترین یہودی ایجنٹوں کو اس گروپ میں اکٹھا کیا گیا

ہے۔ اگر آپ اس گروپ کو کاسکا لیبارٹری کی حفاظت کا ٹارگٹ دے دیں تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقیناً لاشوں میں تبدیل کر دیں گے"۔۔۔۔ ہمفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ ان لوگوں کے مقابلے کے لئے نظریاتی اور کڑی تربیت یافتہ لوگ ہی ہونے چاہئیں تاکہ وہ یہودی کاز کے لئے کٹ مریں لیکن دشمن کو آگے نہ بڑھنے دیں۔ کراؤ بات میری ماسٹر بلائنگ سے"۔۔۔۔ لارڈ ولیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ویری بیڈ۔ گرے اور اس کا پورا سیکشن ختم ہو گیا۔ یہ تو میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ گرے اور اس کے ساتھی اس طرح احمق پاکیشیائیوں سے مار کھا جائیں گے"۔۔۔۔ لارڈ ولیم نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ ولیم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ لارڈ ولیم نے کہا۔

"ہمفرے بول رہا ہوں سپر چیف"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج ہمفرے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کوئی نئی بات"۔۔۔۔ لارڈ ہمفرے نے کہا۔

"ماسٹر بلائنگ لائن پر ہے جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"۔۔۔۔ لارڈ ولیم نے کہا۔

"ہیلو سپر چیف۔ میں ماسٹر بلائنگ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بچگانہ سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بلائنگ ہمارا ایکشن سیکشن گرے سمیت احمق پاکیشیائیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ ہماری لیبارٹری کاسکا میں ہے اور اب وہ کاسکا میں اس لیبارٹری کو تباہ کرنے پر تل جائیں گے اور یہ لیبارٹری اگر تباہ ہو گئی تو پوری دنیا کے یہودیوں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ گزشتہ آٹھ سالوں سے اس لیبارٹری میں جس آلے پر کام ہو رہا ہے اس پر پوری دنیا کے یہودیوں کی نہ صرف کثیر رقم لگی ہوئی ہے بلکہ اس لیبارٹری کی تباہی سے یہودیوں کا یہ خواب کہ وہ پوری دنیا پر حکومت کریں گے ٹوٹ کر رہ جائے گا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ سالوس کے پاس ایک سپر ایکشن گروپ ہے جو پوری دنیا کے بہترین یہودی ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"۔۔۔۔ لارڈ ولیم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سپر چیف۔ لیکن ہم نے اس سیکشن کو نہ صرف انتہائی خفیہ رکھا ہوا ہے بلکہ ہم اسے صرف یہودی کاز کے لئے انتہائی اہم ترین موقع پر ہی استعمال کرتے ہیں"۔۔۔۔ ماسٹر بلائنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے زیادہ اہم موقع اور کیا ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری داؤ پر

لگ چکی ہے"..... لارڈ ولیم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سپر چیف۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ حکم فرمائیں"..... ماسٹر بلانک نے کہا۔

"اس سپر ایکشن گروپ کا چیف کون ہے اور اس گروپ میں کتنے ممبرز ہیں"..... لارڈ ولیم نے پوچھا۔

"چیف کا نام ڈان ہے اور اس گروپ میں ڈان سمیت آٹھ ممبران ہیں جن میں چار لڑکیاں ہیں"..... ماسٹر بلانک نے جواب دیا۔

"میں ان دنوں مینشن میں ہوں۔ تم ڈان کو میرے پاس بھجوا دو تاکہ میں اسے مشن کے بارے میں تفصیل بتا سکوں"..... لارڈ ولیم نے کہا۔

"یس سپر چیف۔ میں ڈان کو کال کرتا ہوں۔ پھر آپ کو اطلاع دے دوں گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لارڈ ولیم بول رہا ہوں"..... لارڈ ولیم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ماسٹر بلانک بول رہا ہوں سپر چیف۔ ڈان گریٹ لینڈ سے باہر ہے۔ میں نے اسے کال کر لیا ہے۔ وہ کل یہاں پہنچے گا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا"..... ماسٹر بلانک نے کہا۔

"تمہارے پاس سپر ایکشن گروپ کی فائل تو ہو گی"..... لارڈ ولیم نے کہا۔

"یس سپر چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ فائل میرے پاس بھجوا دو تاکہ میں اسے دیکھ کر اندازہ لگا سکوں کہ سالوس سپر ایکشن گروپ واقعی اس قابل ہے یا نہیں کہ گراس وگنز کے لئے کام کر سکے ورنہ میں کسی دوسری ایجنسی سے بات کروں"..... لارڈ ولیم نے کہا۔

"میں فائل بھجوا دیتا ہوں سپر چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ولیم نے رسیور رکھ دیا۔

لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ڈان نہ صرف خاصا وجیہہ تھا بلکہ اس کے مخصوص خدوخال، سنہرے بالوں اور سبز آنکھوں کی وجہ سے وہ قدیم یونانی دیو مالائی کردار دکھائی دیتا تھا۔ وہ اس وقت آئرلینڈ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ ایک مشن کے سلسلے میں یہاں آیا تھا اور اس کا مشن مکمل ہو چکا تھا۔ اس کی ساتھی لڑکی اور دوست ڈورا دوسرے مشن کی تکمیل کے لئے گئی ہوئی تھی اور اس کی واپسی پر وہ مکمل طور پر فارغ ہو جاتے اس لئے وہ آج رات کسی اچھے سے فنکشن میں گزارنا چاہتا تھا۔ وہ بیٹھا اسی فنکشن کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ڈان نے کہا۔

"گریٹ لینڈ سے آپ کے لئے کال ہے"..... دوسری طرف

سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... ڈان نے چونک کر کہا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد ایک بچکانہ سی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ یہ سالوس کا چیف ماسٹر بلانک بول رہا ہے۔

"یس ماسٹر۔ میں ڈان بول رہا ہوں"..... ڈان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل فون آن کرو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈان کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی ابھر آئی کیونکہ سپیشل فون کا مطلب تھا کہ ماسٹر بلانک کوئی ایسی بات کرنا چاہتا ہے جو انتہائی خفیہ ہے۔ سپیشل فون پر ہونے والی بات چیت نہ کسی بھی طرح سنی جا سکتی تھی اور نہ اسے ٹیپ کیا جا سکتا تھا اس لئے سپیشل فون انتہائی خفیہ اور اہم بات چیت کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے نچلے خانے میں اس کا بیگ موجود تھا۔ اس نے بیگ کے خفیہ خانے سے ایک چھوٹے سائز کا ریموٹ کنٹرول نما فون نکالا اور پھر وہ واپس مڑا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور خوبصورت ڈورا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"دروازہ لاک کر دو ڈورا اور سپیشل ساؤنڈ پروف بٹن بھی آن کر دو"..... ڈان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈورا بے اختیار چونک پڑی۔ پھر جب اس نے ڈان کے ہاتھ میں

سپیشل فون دیکھا تو اس نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ بات کی تہہ تک پہنچ گئی ہو۔ اس نے مڑ کر نہ صرف دروازہ لاک کر دیا بلکہ سوئچ بورڈ کے نیچے موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اب اس کمرے سے کوئی آواز کسی صورت باہر نہ جا سکتی تھی اور باہر سے کسی بھی سائنسی ڈیوائس کے ذریعے بھی کمرے کے اندر ہونے والی گفتگو نہ سنی جا سکتی تھی۔ ڈان نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر فون کو میز پر رکھ دیا۔ ڈورا بھی خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا رہا"...... ڈان نے ڈورا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آل از اوکے"...... ڈورا نے جواب دیا تو ڈان نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو ڈان نے ہاتھ بڑھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ماسٹر بلانک سپیکنگ"...... فون سے ماسٹر بلانک کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میں ڈان بول رہا ہوں۔ میرے ساتھ ڈورا بھی موجود ہے"...... ڈان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے خاص ایجنٹ علی عمران کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... ماسٹر بلانک نے کہا تو ڈان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ سالوس ان دنوں پاکیشیا میں کارروائی کر رہی ہے۔ کیا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے"...... ڈان نے کہا۔

"سالوس کو یہ کام کراس ونگز نے دیا تھا لیکن ابھی ہم ابتدائی مرحلے میں تھے کہ کراس ونگز کے سپر چیف لارڈ ولیم نے یہ کہہ کر معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا کہ ہماری رفتار سست ہے جبکہ انہیں مطلوبہ فائل فوری چاہئے۔ چنانچہ ہم نے اپنی کارروائی بند کر دی۔ لارڈ ولیم نے کراس ونگز کے ایکشن سیکشن کو گرے کی سرکردگی میں مشن کی تکمیل کے لئے پاکیشیا بھجوا دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ گرے نے کامیابی حاصل کر لی ہے لیکن اس کے بعد حالات یکسر بدل گئے۔ جو فائل گرے نے حاصل کی تھی وہ واپس اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئی اور گرے کو اس کے پورے سیکشن سمیت ایک کوٹھی میں گولیوں سے اڑا دیا گیا"...... ماسٹر بلانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گرے ہلاک ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ وہ میرا بہترین دوست تھا اور وہ تو بے حد تیز طرار اور ذہین آدمی تھا۔ حیرت ہے کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت آسانی سے مار کھا گیا"...... ڈان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے گرے کی موت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"بہرحال اس سیکشن کے خاتمے کے بعد یہ اطلاع ملی ہے کہ علی عمران نے گریٹ لینڈ کی ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ کراس ونگز کی اہم ترین لیبارٹری کا سکا میں

ہے۔ گو یہ لیبارٹری بے حد خفیہ ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ لوگ بھوت ہیں جس کے پیچھے پڑ جائیں اسے پاتال میں بھی نہیں چھوڑتے اور کوئی عام ایجنسی ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتی اس لئے سپر چیف نے ایک بار پھر سالوس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور کہا ہے کہ سالوس کا سپر ایکشن گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کاسکا میں خاتمہ کر دے۔ کیا تم اس کام کے لئے تیار ہو"..... ماسٹر بلانک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہمارے تیار نہ ہونے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔ میری تو طویل عرصے سے خواہش تھی کہ مسلمانوں کے اس گروپ کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس گروپ نے نہ صرف گریٹ لینڈ اور اسرائیل کو بے حد نقصان پہنچایا ہے بلکہ پوری دنیا کے یہودیوں کی بے شمار تنظیموں کا خاتمہ بھی کر دیا ہے۔ میں تو صرف سالوس کے خفیہ پن کی وجہ سے خاموش تھا ورنہ میں اب تک ان کے مقابلے پر آ چکا ہوتا اور اب جس لیبارٹری کے بارے میں آپ ذکر کر رہے ہیں وہ یقیناً پوری دنیا کے یہودیوں کی انتہائی اہم لیبارٹری ہو گی اس لئے اس کی حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے اور چیف پاکیشیا سیکرٹ سروس جنوں اور بھوتوں پر مشتمل نہیں ہے۔ عام انسانوں پر مشتمل ہے۔ صرف ان کے ساتھ مقابلے کے لئے ان سے زیادہ ذہانت کی ضرورت ہے اور پھر آپ جانتے ہیں کہ میں نے کاسکا میں ایک

طویل عرصہ گزارا ہے اس لئے کاسکا کا نہ صرف چپہ چپہ میرا دیکھا بھالا ہے بلکہ کاسکا کی بے شمار تنظیمیں اور گروپ بھی مجھے جانتے ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی اس کال نے میری دیرینہ خواہش پوری کر دی ہے۔ آپ حکم دیں ہم نے کب روانہ ہونا ہے"۔ ڈان نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی ڈورا اسے حیرت سے دیکھنے لگی کیونکہ وہ اس وقت جس انداز کی جذباتی باتیں کر رہا تھا ایسی باتوں کا وہ عادی نہ تھا۔ وہ انتہائی حقیقت پسند اور سنجیدہ فطرت کا مالک تھا لیکن آج وہی ڈان بچوں جیسی جذباتی باتیں کر رہا تھا اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی۔

"اوکے۔ تم اب واپس آ جاؤ۔ تم نے لارڈ ولیم سے ملاقات کرنی ہے تاکہ ان کی تسلی کرا سکو۔ وہ بے حد مضطرب ہیں"۔ ماسٹر بلانک نے کہا۔

"ایسا ہونا بھی چاہئے چیف۔ گرے اور اس کے پورے سیکشن کی موت نے انہیں ہلا کر رکھ دیا ہو گا۔ بہرحال میں انہیں مطمئن کر دوں گا اور کل کی فلائٹ پر ہماری سیٹیں کنفرم ہو چکی ہیں"..... ڈان نے کہا۔

"اوکے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ساتھ ہی سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ڈان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس نے یکے بعد دیگرے سپیشل فون کے دو بٹن پریس کر دیئے اور پھر فون اٹھا کر وہ کرسی

سے اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر الماری کے نچلے خانے میں موجود ایک بیگ کے خفیہ خانے میں فون کو رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ سائیڈ ریک کی طرف بڑھ گیا جہاں شراب کی چند بوتلیں اور ان کے ساتھ گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔ ڈورا ابھی تک حیرت اور بے چینی سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی انہونی ہو رہی ہو اور تھا بھی ایسے ہی۔ ڈان نے کبھی خود اٹھ کر شراب نہ اٹھائی تھی۔ وہ ہمیشہ یہ کام ڈورا سے لیتا تھا کیونکہ ڈورا گو اس کی بیوی نہ تھی لیکن وہ رہتے بالکل اسی طرح تھے جیسے میاں بیوی ہوں اور چونکہ یہ یورپ کی معاشرت میں کوئی برائی نہ سمجھی جاتی تھی اس لئے کسی کو اس پر اعتراض نہ ہوتا تھا۔

"کیا تم پریشان ہو ڈان"...... ڈورا سے چپ نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

"پریشان کیوں۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے"...... ڈان نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا اس طرح شراب اٹھا کر یہاں لانا اور پھر خود ہی گلاسوں میں شراب ڈال کر ایک گلاس مجھے دینا اور اپنا گلاس بغیر سانس لئے حلق سے اتار لینا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تم پریشان ہو"...... ڈورا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تم اسے میری پریشانی سمجھ رہی ہو تو تمہاری مرضی۔ ویسے

میں اسے جذباتی پن سمجھتا ہوں۔ بڑے طویل عرصے بعد میری دلی خواہش پوری ہو رہی ہے"...... ڈان نے کہا۔

"یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ کی خواہش یا کوئی اور خواہش ہے"...... ڈورا نے کہا۔

"ہاں یہی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو بس نام ہی ہے۔ اصل اور بنیادی شخص علی عمران ہے۔ تم اسے معصوم بھیڑیا کہہ سکتی ہو"۔ ڈان نے کہا۔

"تم اسے اتنی تفصیل سے کیسے جانتے ہو۔ کیا تمہارا اس سے ٹکراؤ ہو چکا ہے"...... ڈورا نے کہا۔

"ہاں۔ ایک بار بڑا بھرپور ٹکراؤ ہو چکا ہے لیکن اس وقت ہم دونوں ایک ہی تنظیم میں تھے۔ میرا مطلب ہے کہ ان دنوں میں کاناڈا کی ایک سرکاری تنظیم ریڈ وولف کا چیف ایجنٹ تھا اور ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو کہ پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتی تھی اس کے مقابلے کے لئے اقوام متحدہ کے تحت ایک تنظیم بنائی گئی تھی جس میں کاناڈا کی طرف سے میں شامل ہوا تھا جبکہ پاکیشیا کی طرف سے عمران اور جانتی ہو کہ انجام کیا ہوا"...... ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا تھا"...... ڈورا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سارا کام میں نے کیا لیکن اس عمران نے مجھے احمق بنا کر

تمام کریڈٹ خود لے لیا اور میں اس کا منہ دیکھتا رہ گیا۔ اس نے سارا کام ہی اس انداز میں کیا تھا کہ میں کسی کو کچھ کہہ ہی نہ سکا تھا۔ سب کچھ اس کی پلاننگ کے عین مطابق ہوا اور نتیجہ یہ کہ وہ ہیرو بن گیا اور میں زیرو اور جب میں نے اس سے دبے لفظوں میں احتجاج کیا تو پتہ ہے اس نے کیا جواب دیا"...... ڈان نے کہا۔

"کیا کہا"...... ڈورا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے کہا کہ سیکرٹ ایجنسی کے ساتھ ساتھ کچھ فنکاری بھی سیکھ لو"...... ڈان نے کہا تو ڈورا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بات تو اس نے ٹھیک کہی تھی"...... ڈورا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسی وقت میں نے دل ہی دل میں قسم کھائی تھی کہ اس سے بھرپور انتقام لوں گا اور اب بڑے طویل عرصے بعد مجھے اس کا موقع مل رہا ہے"...... ڈان نے کہا۔

"تم نے اسے معصوم بھیڑیا کہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔ ڈورا نے کہا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے یقین ہے کہ جب تم اس سے ملو گی تو اس کی وجہ سے مجھ سے لڑنا شروع کر دو گی۔ وہ بظاہر بے حد معصوم اور شوخ گفتگو کرنے والا نوجوان ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اسے دنیا کی ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ احمقانہ انداز میں کام کرتا ہے لیکن جب اس کے کام کے نتائج سامنے آتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ باقی سب احمق ہیں۔

صرف وہ عقل مند ہے"...... ڈان نے جواب دیا۔

"تم نے تو میرا اشتیاق بڑھا دیا ہے۔ اب تو میں اس سے ضرور ملوں گی"...... ڈورا نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ بڑی بھرپور ملاقات ہو گی تمہاری اس سے"۔ ڈان نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم اسے ہلاک نہیں کرو گے"...... ڈورا نے کہا۔

"میری تو پوری کوشش ہو گی کہ اسے ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دوں لیکن اب کیا کیا جائے کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔ بہرحال اب یہ بات طے شدہ سمجھو کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو اسے بہرحال ہلاک میرے ہاتھوں ہی ہونا ہے"...... ڈان نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کاسکا میں وہ لیبارٹری کہاں ہے جسے تباہ کرنے کا مشن لے کر عمران اور اس کے ساتھی آ رہے ہیں"۔ ڈورا نے اچانک کہا تو ڈان بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو"...... ڈان نے کہا۔

"کاسکا بہت بڑا علاقہ ہے اور ان لوگوں کا ٹارگٹ اگر لیبارٹری ہے تو وہ لوگ بہرحال وہیں پہنچیں گے اس لئے ہمیں اس لیبارٹری کے گرد ہی ان کا گھیراؤ کرنا ہو گا"...... ڈورا نے کہا۔

"اس لیبارٹری کے بارے میں کسی کو بھی نہیں معلوم تو انہیں کیسے معلوم ہو جائے گا"...... ڈان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم نے ضرورت سے زیادہ شراب پی لی ہے۔ لیبارٹری کسی خزانہ کا باکس تو نہیں کہ اسے کسی غار میں دفن کر کے اوپر سے بند کر دیا جائے اور کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے۔ لیبارٹری میں انسان رہتے ہوں گے۔ ان کی ضروریات ہوں گی۔ لوگ شہر آتے جاتے ہوں گے"...... ڈورا نے کہا تو ڈان نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی بے حد ذہین ہو ڈورا۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر یہ لوگ کاسکا پہنچنے سے پہلے اس لیبارٹری کا نہ صرف محل وقوع معلوم کر چکے ہوں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے حفاظتی نظام کے بارے میں بھی ان کے پاس پوری تفصیلات موجود ہوں"...... ڈان نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ تم اب انتہا پسند ہو گئے ہو۔ کبھی ایک انتہا پر پہنچ جاتے ہو اور کبھی دوسری انتہا پر"...... ڈورا نے کہا۔

"یہ بات ابھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی ڈورا۔ یہ لوگ اسی طرح کام کرتے ہیں اور دوسری اہم بات یہ کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو ان کی نظریں اپنے ٹارگٹ پر رہتی ہیں اور تیسری بات یہ کہ یہ لوگ بجلی کی سی رفتار سے کام کرتے ہیں اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر"...... ڈان نے کہا۔

"اگر تمہیں لیبارٹری کے بارے میں معلوم نہ ہو اور انہیں معلوم ہو گیا تو پھر کیا ہو گا"...... ڈورا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں لارڈ ولیم سے معلوم کر لوں گا اور میں وہاں ایسا جال پھیلاؤں گا کہ وہ پکے ہوئے پھلوں کی طرح ہمارے جال میں آ گریں گے"...... ڈان نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم لارڈ سے ملو جبکہ میں سیکشن کو لے کر کاسکا چلی جاتی ہوں۔ ہم وہاں نگرانی کریں گے۔ خاص طور پر کاسکا میں داخل ہونے والے راستوں کی۔ لامحالہ مشکوک لوگ سامنے آ جائیں گے"...... ڈورا نے کہا۔

"یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ گروپ کی صورت میں آئیں اور پھر وہ عام مجرم نہیں ہیں کہ نگرانی کرتے ہوئے تم انہیں پکڑ لو"...... ڈان نے کہا۔

"تو پھر تم کیا کرو گے"...... ڈورا نے کہا۔

"میں لارڈ صاحب سے کہوں گا کہ وہ مجھے کلر ریڈنگ مشین دے دیں۔ پھر وہ میری نظروں سے نہیں بچ سکیں گے"...... ڈان نے کہا۔

"کلر ریڈنگ مشین۔ کیا مطلب"...... ڈورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کراس ونگز انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے۔ لارڈ صاحب دنیا بھر سے ایسے آلات منگواتے رہتے ہیں۔ مجھے ایک بار گرے نے بتایا تھا کہ اس نے ایک بار کلر ریڈنگ مشین استعمال کر کے چند منٹوں میں ایک مجرم کو پکڑ لیا تھا۔ میرے پو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"تب اس کرسی پر میری بجائے آپ بیٹھے ہوتے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران اپنی عادت کے برخلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اب واقعی تمہیں دانشور تسلیم کرنا پڑے گا۔ کاغذات کا کیا ہوا۔ تیار ہو گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ میں نے سلیمان کو بھجوا دیئے تھے۔ آپ فلیٹ پر نہیں گئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ کاسکا کے کسی رہائشی کو تلاش کر کے اس سے تفصیلی بات ہو جائے لیکن ایسا کوئی آدمی نہیں مل سکا اس لئے اب کتابی باتوں پر ہی انحصار کرنا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"گرے اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا ہونا تھا۔ میں نے ان کے کاغذات میں دیئے ہوئے ایڈریسوں پر رابطہ کیا تھا لیکن وہ ایڈریس جعلی تھے اس لئے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے سے رابطہ کر کے ان کی لاشیں سفارت خانے کے حوالے کر دی گئیں۔ انہوں نے انہیں گریٹ لینڈ بھجوا دیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تب تو کراس ونگز کو ان کی موت کا علم ہو گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ ان کی طرف سے کوئی خاص ردعمل ہو"...... بلیک زیرو نے

کہا۔

"ارے ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے ایک بار پھر اسکاٹ سے بات کرنی ہو گی۔ یقیناً ہمارے اقدام کی وجہ سے ہمارے خلاف کوئی ردعمل ہوا ہو گا"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اسکاٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کوئی رابطہ نمبر میرے پاس نہیں تھا ورنہ میں آپ سے خود رابطہ کرتا کیونکہ ایک اہم اطلاع آپ کو دینی تھی"...... دوسری طرف سے اسکاٹ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی اطلاع"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ میری سروس میں ایک آدمی نے کراس ونگز کے ہیڈکوارٹر کو اطلاع دی ہے کہ میں نے آپ کو کراس ونگز کے سپر چیف لارڈ ولیم اور کاسکا لیبارٹری کے بارے میں معلومات دی ہیں۔ یہ آدمی کراس ونگز کی طرف سے باقاعدہ میری تنظیم میں شامل کیا گیا تھا۔ چونکہ میں نے چیکنگ کا

بڑا موثر اور خفیہ نظام بنایا ہوا ہے اس لئے مجھے فوراً اس بارے میں اطلاع مل گئی اور میں نے اس آدمی کا خاتمہ کرا دیا''...... اسکاٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے خلاف تو کوئی کارروائی نہیں ہوئی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں عمران صاحب۔ کراس ونگز تو کیا کوئی بھی ایجنسی میرے خلاف کسی کارروائی کی جرأت نہیں کر سکتی کیونکہ میں نے انتظامات ہی ایسے کئے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے میں نے تو ہر ایجنسی کے خلاف مواد فروخت کرنا ہوتا ہے''...... اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ مجھے تمہاری بات سن کر یہی فکر لاحق ہوئی تھی ورنہ جس طرح دوسروں کے بارے میں ہمیں اطلاعات ملتی رہتی ہیں اسی طرح دوسروں کو بھی حق ہے کہ وہ ہمارے بارے میں اطلاعات حاصل کر لیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ واقعی بڑے حوصلہ مند ہیں عمران صاحب۔ بہرحال آپ نے واقعی میرے تصور سے زیادہ معاوضہ بھیج دیا تھا اس لئے میں آپ کے کہے بغیر آپ کو ایک انتہائی اہم ترین اطلاع دے رہا ہوں''...... اسکاٹ نے کہا۔

''اچھا۔ اتنی اہم اطلاع کہ تمہیں اس قدر طویل تمہید باندھنی پڑی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسکاٹ بے اختیار ہنس

پڑا۔

''آپ دوسروں کے ذہن کو بھی پڑھ لیتے ہیں۔ بہرحال میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کراس ونگز کے سپر چیف نے اپنے ایکشن گروپ کی ہلاکت کے بعد اب دوبارہ سالوس سے رجوع کیا ہے۔ سالوس کا ایک خفیہ ایکشن گروپ ہے جسے سپر ایکشن گروپ کہا جاتا ہے۔ اس گروپ میں پوری دنیا کے ٹاپ یہودی ایجنٹ جمع کئے گئے ہیں۔ یہ گروپ آٹھ افراد پر مشتمل ہے جن میں چار لڑکیاں ہیں۔ اس گروپ کا انچارج ڈان ہے جو کانڈا کا رہائشی ہے اور کانڈا کی سرکاری ایجنسی سے طویل عرصے تک منسلک رہا ہے۔ اس کی نائب ایک لڑکی ڈورا ہے۔ یہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں لیکن انہوں نے شادی نہیں کی۔ ڈورا بے حد ذہین اور خطرناک لڑکی ہے۔ لڑکیوں کا گروپ براہ راست اس کے تحت ہے۔ کہا یہی جاتا ہے کہ وہ ڈان سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ یہ گروپ کاسکا میں آپ کے خلاف کام کرے گا''...... اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا اس گروپ کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے خیال میں نہیں۔ البتہ کل ڈان کی ملاقات براہ راست لارڈ ولیم سے ہوئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ لارڈ ولیم نے اسے اس بارے میں بتا دیا ہو۔ البتہ ایک بات اور انتہائی اہم ہے کہ

ڈان نے لارڈ ولیم سے فرمائش کر کے ایک جدید مشین حاصل کی ہے جسے کلر ٹریسنگ مشین کہا جاتا ہے''..... اسکاٹ نے کہا۔

''کلر ٹریسنگ مشین۔ کیا مطلب۔ کیا اسے کسی رنگ ساز نے ایجاد کیا ہے''..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسکاٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا سائنسی نام تو کچھ اور ہوگا۔ عام طور پر اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس مشین سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو وسیع رینج میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ ریز انسانی کھال کے اصل کلر کو ٹریس کر لیتی ہیں۔ مثلاً ایشیائی افراد کی کھال کا اصل رنگ کچھ اور ہوگا اور یورپی افراد کا کچھ اور۔ اس مشین کو اگر ایشیائی افراد کی کھال کو چیک کرنے کا ٹارگٹ دے دیا جائے تو ایشیائی آدمی چاہے کسی بھی میک میں ہو فوراً ٹریس کر لیا جائے گا اور نہ صرف ٹریس کر لیا جائے گا بلکہ اس کی اصل تصویر بھی مشین کی سکرین پر آ جائے گی اور جہاں وہ موجود ہوگا وہاں کا ایڈریس بھی۔ یہ انتہائی مہنگی ریز ہیں اس لئے انہیں خاص خاص مواقع پر ہی استعمال کیا جاتا ہے''..... اسکاٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم جس طرح مشین کی تفصیل بتا رہے ہو اس سے تو لگتا ہے کہ یہ مشین تم نے خود ایجاد کی ہے''..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسکاٹ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ واقعی معاملات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ مجھے یہ سب

کچھ ڈورا نے بتایا ہے''..... اسکاٹ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ڈورا نے۔ کس ڈورا نے۔ کیا وہی جو ڈان کی نائب ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ میری منٹ نشے کی عادی ہے اور مہینے میں ایک بار خفیہ طور پر میرے پاس آ کر اس کا فل ڈوز انجکشن لگواتی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میری منٹ نشہ دنیا کا طاقتور ترین، سب سے مہنگا اور سب سے خطرناک نشہ ہے اس لئے اسے رکھنا بھی انتہائی بڑا جرم ہے لیکن میں نے اس کے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں کیونکہ جو کچھ مجھے لاکھوں ڈالر خرچ کر کے معلوم نہیں ہو سکتا وہ اس کے ایک انجکشن سے ہی معلوم ہو جاتا ہے اور یہ ایسا نشہ ہے جس کے لئے آدمی اپنی جان بھی دے سکتا ہے۔ بہرحال ڈورا جب میرے پاس آئی تو اس نے بتایا کہ وہ اب کاسکا جا رہی ہے۔ وہاں سے نجانے کب واپسی ہو اس لئے میں اسے فل ڈوز انجکشن لگوا دوں۔ کاسکا کا نام سن کر میں چونک پڑا اور پھر میں نے اپنے مخصوص انداز میں اس سے معلومات حاصل کیں تو یہ سب معلومات ملی ہیں''..... اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا کاسکا میں تمہارے پاس ہمارے لئے کوئی ٹپ ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہے تو سہی لیکن آپ اس مشین کا کیا کریں گے''..... اسکاٹ

نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ اب جبکہ تم نے بتا دیا ہے تو اس کا توڑ کر لیا جائے گا۔ ہاں اگر تم نہ بتاتے تو یقیناً یہ مشین ہمارے لئے مسئلہ بن جاتی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاسکا میں ایک کلب ہے۔ شروم کلب۔ اس کے مالک اور جنرل مینجر کا نام براؤنر ہے۔ میں اسے فون کر دوں گا۔ وہ آپ سے ہر طرح کا تعاون کرے گا لیکن معاوضہ وہ اپنی مرضی کا لے گا۔ آپ اس پر بالکل اسی طرح اعتماد کر سکتے ہیں جس طرح مجھ پر کرتے ہیں"...... اسکاٹ نے کہا۔

"براؤنر یہودی تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ وہ یہودی نہیں ہے اور نہ ہی اس کا یہودیوں سے کوئی تعلق ہے۔ البتہ آپ مجھے اپنا نیا نام بتا دیں تاکہ میں اسے فون کر کے وہ نام بتا دوں"...... عمران نے کہا۔

"مائیکل"...... عمران نے کہا۔

"آپ اسے مائیکل اسکاٹ نام بتائیں گے۔ اس طرح میرا حوالہ بھی ساتھ آنے سے وہ فوری سمجھ جائے گا"...... اسکاٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ تمہارے اکاؤنٹ کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اس لئے دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عجیب مشین ہے۔ یہ کلر ریکنگ مشین"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے بھی یہ کراس ونجر انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے۔ دانش منزل کے حفاظتی نظام کو انہوں نے ایسی ہی مشین سے آف کر دیا تھا اور پھر کس طرح وہ سیدھے ای ای جے فائل تک پہنچ گئے تھے۔ اسکاٹ نے بڑی اہم ترین باتیں بتائیں ہیں۔ تم اسے ایک لاکھ ڈالر مزید بھجوا دو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا توڑ آپ کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ دور جدید میں ایسی کریمیں ایجاد ہو چکی ہیں جو کلر کو گورا کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس سے اصل کلر بھی تبدیل ہو جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بلکہ میں سوچ رہا ہوں کہ خواہ مخواہ تم سے ایک چھوٹے سے چیک کے لئے منتیں کرتا رہتا ہوں۔ اگر اس کام کو چھوڑ کر گوری کرنے والی کریم فروخت کرنا شروع کر دوں تو پاکیشیا کی کروڑوں خواتین میری مستقل گاہک بن سکتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

کاسکا کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں ڈان نے ہیڈکوارٹر بنایا تھا۔ یہاں نہ صرف کلر ٹریزنگ مشین نصب کی گئی تھی بلکہ ایسی مشین بھی نصب کی گئی تھی جو پورے کاسکا میں ہونے والی فون اور ٹرانسمیٹر کالوں کو چیک کرتی تھی۔ ڈان نے اس مشین میں کالز چیک کرنے کے لئے چار الفاظ فیڈ کئے تھے۔ علی عمران، پاکیشیا، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور لیبارٹری۔ کسی بھی کال میں جیسے ہی ان میں سے کوئی لفظ استعمال ہوتا وہ کال مشین نہ صرف علیحدہ کر دیتی بلکہ اسے خودبخود ٹیپ بھی کر لیتی۔ اس مشین میں یہ سہولت بھی موجود تھی کہ کال جہاں بھی کی جاتی اور جہاں سنی جاتی دونوں جگہوں کی فوری مارکنگ بھی ہو سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈان نے اپنے گروپ کے تمام افراد کاسکا کے اہم اڈوں، ہوٹلوں اور کلبوں میں پھیلا دیئے تھے تاکہ کسی بھی مشکوک آدمی کو نہ صرف چیک کیا

جا سکے بلکہ اس کی نگرانی بھی کی جا سکے۔

ڈان نے اس کوٹھی کے ایک کمرے میں اپنا آفس بھی بنایا ہوا تھا۔ اس کوٹھی کی نگرانی بھی جدید ترین آلات سے کی جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کوٹھی میں کسی اجنبی کے داخلے کو چیک کرنے اور آٹومیٹک انداز میں بے ہوش کرنے کے بھی سائنسی انتظامات موجود تھے۔ ڈان اور اس کے پورے گروپ کے پاس مستقل ایک چھوٹا سا آلہ رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ چیکنگ سے ماورا ہو جاتے تھے۔ ان کے علاوہ کوئی بھی بغیر چیکنگ کے اندر داخل نہ ہو سکتا تھا اس لئے ڈان پوری طرح مطمئن تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف چیک کر لے گا بلکہ انہیں آسانی سے ہلاک بھی کر سکے گا۔

لارڈ ولیم سے اس کی بڑی طویل ملاقات ہوئی تھی اور لارڈ ولیم نے اس کی بے حد تعریف کی تھی کیونکہ اس نے سالوس کے چیف سے اس کی اور اس کے پورے گروپ کی فائل منگوا کر پڑھی تھی اس لئے وہ نہ صرف مطمئن تھے بلکہ انہوں نے ڈان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو اسے پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو قرار دے دیا جائے گا اور اسے اس قدر انعامات دیئے جائیں گے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

کلر ٹریزنگ مشین بھی انہوں نے اسے دے دی تھی اور اس کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] نے کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کیا تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہے" — عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس لیبارٹری کی [illegible]" [illegible] نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"[illegible]" — عمران نے کہا۔

"[illegible]" [illegible] نے جواب دیا۔

"[illegible]" — عمران نے کہا۔

"[illegible] لیبارٹری کے بارے میں [illegible]"

"[illegible]" — عمران نے [illegible]

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"[illegible]"

"[illegible]" — عمران نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible]

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — عمران نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" — اس نے کہا

[illegible]

"[illegible]" — اس نے کہا

[illegible]

[illegible] — اس نے [illegible]

[illegible]

[illegible] ماسٹر بلاک نے کہا۔

"[illegible]" — عمران نے [illegible] کہا۔

"[illegible]" — ماسٹر بلاک نے کہا [illegible]

"آپ [illegible]" — عمران نے کہا۔

"[illegible]" — ماسٹر بلاک نے [illegible] کر لیے۔

"[illegible]" — [illegible]

[illegible] کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — عمران نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — عمران نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے جواب دیا۔

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" —— [illegible]

"[illegible]" —— عمران نے کہا۔

[illegible]

"[illegible]" —— عمران نے کہا۔

"[illegible]" —— [illegible]

"[illegible]" —— عمران نے کہا۔

"[illegible]" —— [illegible]

[illegible]

"[illegible]" —— [illegible]

"[illegible]" —— عمران نے کہا۔

"[illegible]" —— [illegible]

"[illegible]" —— عمران نے کہا۔

"[illegible]" —— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس نے کہا۔

"[illegible]" [illegible] [illegible]

"[illegible]" [illegible] اس نے پوچھا۔

"[illegible]" [illegible]

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس نے کہا۔

"[illegible] [illegible]

"[illegible] [illegible] [illegible]

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس نے کہا۔

"[illegible]" [illegible] کہا۔

"[illegible]

اس نے کہا۔

"[illegible]" [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible] کہا۔

"[illegible]" [illegible] پوچھا۔

"[illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible] کہا۔

"[illegible]" [illegible] کہا۔

"[illegible]" [illegible] کہا۔

"[illegible]

"[illegible]

"چوکڑی ہو" — عمران نے [illegible] کہا۔

"کیا تم سب [illegible] چوہان [illegible] [illegible] — [illegible]

"عمران صاحب۔ یہ چوہان [illegible] چوکڑی کا اصل مطلب کیا ہے" — صفدر نے [illegible]

"[illegible] مطلب [illegible] چوہان [illegible] ہیں" — عمران نے [illegible] کہا۔

"[illegible]" — صفدر نے [illegible] کہا۔

"[illegible]" — [illegible] کہا۔

"[illegible] چوہان [illegible] مطلب [illegible] [illegible]" — عمران نے [illegible] کہا۔

"عمران صاحب۔ اب یہاں سے [illegible]" — اس بار صفدر نے [illegible] کہا۔

"[illegible] کر کے گیا تھا۔ اب ہم [illegible] [illegible]" — عمران نے [illegible] کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا [illegible] معلوم ہے کہ ہم [illegible]" — جولیا نے چونک کر کہا۔

"[illegible]" — عمران نے کہا۔

"کیا [illegible]" — جولیا نے کہا۔

"[illegible]" — عمران نے [illegible]

"آپ [illegible] عمران صاحب۔ ہم سب آپ [illegible]" صفدر نے کہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" — اسما نے کہا۔

[illegible]

[illegible] — اسما نے کہا۔

[illegible] — اسما نے کہا۔

[illegible]

[illegible] — اسما نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گئے۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ شروع کر آپ کے ساتھ ہیں وہ سب کے انڈین موجود ہیں ان سے جیتے ہیں نے آپ کو کابل کی جو کہ آپ کا اسد ر تحقیق ہو گئے۔ لاہوا کابل کی ارادہ گئے سے کہ بعد غرض کہ یہ دو میاں میں کی کابل ہی ورکر سے تو آپ کے پاس ایسا ہو گی سکے گی مدد" —— کابل نے پوری تفصیل سے واقعات دہرا دیے ہو سے گیا۔

"کیپٹن کے لہجہ میں چیف وجہ ہی کہ کیا تفصیل ہو رہی ہے کہ علیم کی کس تفصیل تو بعد ہو" —— امدا نے مزید ہر سے مجھے ہی کہا تو دوسری طرف سے کابل نے ان کی مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

"آپ سے کہیں اس نے کی جو بات کر رہیں گی۔ تفصیل کر نے کی ضرورت نہیں ہے مدد" —— امدا نے کہا۔

"ٹھیک ہے مدد" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے بعد میں بتا دینا" —— امدا نے جواب دیا اور رسیور اٹھا کر کے سب ہی رکھ دیا۔

"کیا یہ کابل موجود ہے کیا جو ان لوگوں کے ساتھ ہے کہ علم ہم نے آپ کی موجودگی پر ان سے چیکنگ کر لی ہے" —— امدا نے مزید مجھے کہا۔

"کاملہ یہاں کی حفاظت کی ضرورت ہے یہ انتہائی اہم معاملہ ہے" —— اس نے کہا۔

"کس نے ان کی کیا ضرورت ہے جب ہم سب تحقیق کر لیں

کی تو اس سے معلوم کیا جا سکے گی" —— امدا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہ معلوم کر لیا ہے" —— عمران نے کہا کہ کی تو تم کر کے سب کی بات ہو اور اس نے بھی ان کی بات کر دی تو امدا نے سب تفصیل ایک ہی بار بتا دیا۔

"آپ تو اگر تم بھی کہیں تو ٹھیک ہے" —— امدا نے کہا اور پھر چند لمحے بعد فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"یس۔ سپیشل بول رہا ہوں" —— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"امدا بول رہی ہوں۔ کابل سے بات کراؤ" —— امدا نے کہا۔

"یس میڈم ہولڈ کریں" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کابل بول رہا ہوں" —— چند لمحوں بعد کابل کی آواز سنائی دی۔

"امدا بول رہی ہوں کابل۔ ایک اہم معاملہ تمہارے ذمے لگ رہا ہے" —— امدا نے کہا۔

"کیا۔ حکم کریں میڈم" —— کابل نے کہا تو امدا نے اسے پوری تفصیل بتا دی کہ کابل کو کیا کرنا ہے اور اس کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے میں پوری کوشش کر کے ان کی تلاش کر کے آپ کو اطلاع دوں گا

[illegible] [illegible] — انہوں نے [illegible]

[illegible]

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible]

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible] — انہوں نے [illegible]

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible]

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible] — انہوں نے کہا۔

[illegible]

[illegible] اسما نے کہا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسما نے کہا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسما نے کہا۔
[illegible]
[illegible]
نے کہا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس نے کہا

"ہاں" ــــ [illegible] نے کہا

[illegible]

[illegible]

انھوں نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible]

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible]

"[illegible]" — [illegible]

[illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible]

[illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible] نے کہا۔

"[illegible]" — [illegible]

عورت کی آنکھیں کھلیں [illegible]
[illegible]

عورت نے [illegible] کی طرح
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" — عورت نے [illegible]

[illegible]

"[illegible]" — عورت نے [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" — عورت نے کہا۔

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]" — عورت نے [illegible]

"[illegible]"

"[illegible]" — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہاٹ ورلڈ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

[illegible]

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

ارسلان پبلی کیشنز

[illegible]

[illegible]

سپیشل اسٹیشن

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

[illegible]

[illegible]

ناشر

خان برادرز گاندی بلڈنگ ملتان

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ ملتان

[illegible]

ڈینجر گروپ چاوَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

ارسلان پبلی کیشنز

ملتان

[illegible]